تحفۂ رحمٰن فی احکامِ رمضان

تقریظ

حضرت مولانا مفتی سید محمد سلمان صاحب منصورپوری مدظلہ

استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

مرتب

عبید الرحمٰن قاسمی موانوی

فاضل دارالعلوم دیوبند

مکتبہ سعیدیہ

نزد مدرسہ الیاسیہ دعوۃ الایمان مَوانہ ضلع میرٹھ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد سید سلمان صاحب منصور پوری
استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

مرتب

عبیدالرحمٰن قاسمی موانوی
فاضل دارالعلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ سعیدیہ
نزد مدرسہ الیاسیہ دعوۃ الایمان موانہ، ضلع میرٹھ (یوپی)

تفصیلات

نام کتاب .... تحفۂ رحمٰن فی احکام رمضان

مرتب .... عبیدالرحمٰن قاسمی موانوی 9319453272

ناشر .... مکتبہ سعیدیہ موانہ، میرٹھ

صفحات ۸۸

اشاعت اوّل...... ۲۰۲۴ء

کمپوزنگ وسیٹنگ.. دلائٹ کمپیوٹر سینٹر دیوبند 9917293126

قیمت .... /150

ملنے کا پتہ

مکتبہ سعیدیہ

اور دیوبند وسہارنپور کے تمام معیاری کتب خانوں پر دستیاب ہیں۔

فون: 9760003272

فہرست عناوین

عنوان | صفحہ نمبر

انتساب

احقر اپنی اس قلمی کاوش کو والدین محترمین اور مؤقر اساتذہ کرام کی کی طرف منسوب کرنا قابل سعادت سمجھتا ہے جن کی دعاؤں اور محنتوں سے احقر اس خدمت کے لائق ہوا۔

اور مادر علمی دارالعلوم دیوبند کی طرف منسوب کرنا قابل سعادت سمجھتا ہے ،جس نے مجھ جیسے ناکارہ کو اس خدمت کے لائق بنایا۔

عبیدالرحمٰن قاسمی موانوی

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد سید سلمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم

استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم .امابعد!

دارالعلوم دیوبند کے ہونہار فاضل جناب مولانا عبید الرحمٰن موانوی زید علمہٗ (مقیم حال مدرسہ صفۃ الامام ابوہریرہ دیوبند) نے رمضان المبارک کے فضائل ومسائل پر مشتمل ایک مفید رسالہ بنام ''تحفۂ رحمٰن فی احکام رمضان'' مرتب کیا ہے، احقر نے بھی سرسری طور پر نظر ڈالی تو اندازہ ہوا کہ موصوف نے اچھی محنت کی ہے اور ضروری باتیں حوالہ کے ساتھ درج کردی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر سے نوازے اور اس طرح کی مزید خدمات انجام دینے کی توفیق مرحمت فرمائے۔آمین

والسلام

احقر محمد سلمان منصور پوری

خادم تدریس دارالعلوم دیوبند

۲؍جمادی الثانی ۱۴۴۵ھ

۱۶؍دسمبر ۲۰۲۳ء

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد فرقان صاحب قاسمی مہاراشٹری دامت برکاتہم
مہتمم مدرسہ صفۃ الامام ابوہریرۃؓ دیوبند

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم .امابعد!

عزیزم مولوی عبید الرحمٰن سلمہ (متعلم شعبۂ افتاء مدرسہ صفۃ الامام ابوہریرۃؓ دیوبند) نے رمضان المبارک کے مسائل سے متعلق ایک رسالہ مرتب کیا ہے اور ''تحفۂ رحمٰن فی احکام رمضان'' کے نام سے رمضان المبارک میں پیش آمدہ ضروری مسائل کو باحوالہ جمع کیا ہے، بندہ نے اس رسالہ کا اکثر جگہ سے مطالعہ کیا ہے۔

ماشاءاللہ موصوف نے بڑی محنت سے اس کو مرتب کیا ہے، دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبولیت عامہ عطاء فرمائے اور موصوف کو اس طرح کی مزید خدمات انجام دینے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین

عزیزم کی یہ کاوش موجودہ اورآنے والی نسلوں کے لئے انشاءاللہ قندیل رہبانی ثابت ہوگی۔

محمد فرقان عفی عنہ
مدیر صفۃ الامام ابوہریرۃؓ
دیوبند ضلع سہارنپور
١٣ / جمادی الاخریٰ ١٤٤٥ھ

عرض مرتب

اللہ تبارک وتعالی کا بے انتہا فضل وکرم ہے کہ اسنے اس ناکارہ بندہ کواس کاوش کے لئے قبول کیا واقعتاً یہ سیاہ کار اس قابل نہ تھا یہ تو بس والدین اور اساتذہ کرام کی دعائیں اور باری تعالیٰ کا فضل ہے میں نے اس رسالہ میں رمضان المبارک میں پیش آمدہ ضروری مسائل کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے جن کو بہت سی کتب فقہ سے اخذ کیا ہے۔

میں نے اسکے مسودہ کو استاذ محترم حضرت مولانا محمد مفتی فرقان صاحب قاسمی کی خدمت میں پیش کیا حضرت والا نے اسکا مطالعہ کرکے احقر کی حوصلہ افزائی کی اور مفید مشوروں سے نوازا اسکے بعد والد محترم حضرت مولانا تنویر اختر قاسمی نے اس پر نظر ثانی کی اور جا بجا مفید مشوروں سے نوازا میں ان دونوں حضرات کا بہت بہت شکرگزار ہوں اور بالخصوص میں شکرگزار ہوں حضرت استاذ محترم حضرت مولانا مفتی سید محمد سلمان صاحب منصور پوری (استاذ حدیث وفقہ دارالعلوم دیوبند) کا حضرت والا نے گونا گوں مصروفیات کے باوجود اسکے مسودہ کو دیکھا اور احقر کی حوصلہ افزائی کی جس سے احقر کو بڑا حوصلہ ملا اور یہ حق تلفی ہوگی اگر میں شکریہ ادا نہ کروں رفیق محترم مفتی عبدالرزاق میرٹھی کا موصوف نے بڑی ہی عرق ریزی کے ساتھ حوالہ جات کی کتب فقہ سے مراجعت کرکے تصحیح کا کام کیا۔

اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اخیر میں قارئین سے گزارش ہے کہ اگر اس رسالہ میں کوئی خامی نظر آئے تو احقر کو ضرور مطلع کریں دعاء ہے کہ اللہ تعالی اس

کو میرے اور میرے والدین اور ان تمام رفقاء کے لئے جنہوں نے اس کو منظر عام پر لانے کے لئے کسی بھی طرح کا تعاون کیا ہے باعثِ اجر وثواب بنائے۔آمین

فقط والسلام

العبد الضعیف

عبید الرحمٰن قاسمی موانوی

فاضل دار العلوم دیو بند

۸؍جمادالآخر ۱۴۴۵ھ

رمضان المبارک کے فضائل کا بیان

عن ابی ہریرۃؓ ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب النار وصفدت الشیاطین. (نسائی ج/۱ ص/۲۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایاجب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کردیئے جاتے ہیں۔

روزہ دار کی فضیلت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍؓ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانُ لا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ .

(بخاری شریف ۲۵۴/ ۱، مسلم شریف ۳۶۴/ ۱، مشکوۃ شریف ۱۷۳/ ۱، شعب الإیمان للبیھقی (۳/۳۹۶)

حضرت سہل بن سعدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازہ ریان نامی ہے جس میں صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔

رمضان میں گناہوں کی بخشش

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا

وَاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .(بخاری شریف ۱/ ۲۵۵ حدیث: ۱۸۶۳ ا مسلم شریف ۲۵۹/۱، مشکوۃ شریف (۱/۱۷۳)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ جو شخص ایمان طلبی وثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دئے جائیں گے،اور جوایمان اوراخلاص کے ساتھ رمضان میں عبادت کرے اس کے گذشتہ معاصی معاف کردیئے جائیں گے،اسی طرح جوشخص شب قدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ عبادت میں مشغول رہے اس کے پچھلے گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔

روزہ دار کی دعاء رد نہیں ہوتی ہے

(۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَؓ، عَنِ النَّبِيِّ صَلِّى اللّٰهُ عليه وسلم قَالَ: الصَّائِمُ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُ. (مصنف ابن ابی شیبہ، ۲/۲۷۴)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ روزہ دار کی دعاء رد نہیں ہوتی ہے۔

(۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَالإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ" .الخ“ (الترغیب والترهيب ۲ شعب الإيمان ۳۳۰۰/۳ حديث: ۳۵۹۴).

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: کہ تین شخصوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں، (۱) روزہ دار کی افطار کے وقت کی دعاء (۲)عادل بادشاہ کی دعاء (۳) مظلوم کی دعاء۔

رمضان کے روزہ کی تلافی نہیں ہوسکتی

رمضان کے بابرکت ہونے کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان کا روزہ بلا شرعی عذر کے چھوڑ دے تو اگر پوری زندگی بھی اس کے بدلہ روزہ رکھتا رہے گا، تو بھی اس ایک روزہ کی تلافی نہیں ہوسکتی۔ جیسا کہ پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد عالی ہے:

مَنْ أَفْطَرَ يَوْماً مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍوَلَاملرَضٍ لَمْ يُقْضَ عَنْهُ صَوْمُ الدّهرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ .(ترمذی شریف ۱/۱۵۳ – ۱۵۴ ابو داؤد شريف ۱/۳۲٦ مشكوة شريف (۱/۱۷۷)

جو شخص رمضان کے ایک دن کا روزہ بغیر کسی عذر اور بیماری کے چھوڑ دے تو زمانہ بھر کا روزہ رکھنا بھی اس کی تلافی نہیں کرسکتا اگر چہ وہ روزہ رکھتا رہے۔

رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت کا اہتمام

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے لمحات سب سے زیادہ قیمتی ہیں، اس میں وہ شب قدر بھی آتی ہے جس میں عبادت کرنے کا ثواب ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی زیادہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیرہ میں عبادت کے لئے کمر کس لیا کرتے تھے، چنانچہ ام المؤمنین سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُاللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا دَخَلَ الْعَشَرُ أحيى اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ المئزر. (مسلم شريف ۱/۳۷۲)

جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راتوں رات عبادت میں مشغول رہتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے، اور خوب محنت

فرماتے اور کمر کس لیتے تھے۔

نیز فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى االله عليه وسلم يَجْتَهِدُ فِي العَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِي غيرها .(مسلم شريف حديث: ١١٧٥)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں عبادت میں جس قدر محنت فرماتے تھے اتنا دوسرے ایام میں نہیں فرماتے تھے۔

رمضان کی ناقدری کرنے والے کے لئے بددعاء

حضرت کعب بن عجرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منبر سے قریب ہونے کا حکم دیا ہم حاضر ہو گئے، پھر جب آپ نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، جب تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا" آمین ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی جو پہلے نہیں سنی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا) اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے یہ بددعا کی تھی کہ وہ شخص ہلاک ہو جسے رمضان کا مہینہ ملے پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہو، تو میں نے کہا آمین، پھر جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا وہ شخص برباد ہو جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے، تو میں نے کہا آمین، پھر جب تیسرے درجہ پر چڑھا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ وہ شخص بھی ہلاک ہو جو اپنی زندگی میں اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے کے زمانہ میں پائے اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کرائیں تو میں نے کہا: ''آمین''۔ (کتاب المسائل ج/۲ص ۱۲۰)

رؤیتِ ہلال کا بیان

چاند کی تلاش

ماہِ شعبان کی ۲۹ تاریخ کو سورج غروب ہونے کے وقت رمضان کا چاند تلاش کرنا ضروری ہے اگر نظر آجائے تو فبہا، ورنہ ۳۰/ کا عدد پورا کر کے روزہ رکھا جائے۔(۱)

ہندوستان جیسے ممالک میں چاند کے اعلان کا اختیار

ہندوستان جیسے ممالک جہاں اقتدار اعلیٰ مسلمانوں کو حاصل نہیں ہے، وہاں چاند کے اعلان کا اختیار معتمد علیہ رؤیت ہلال کمیٹیوں یا علاقہ کے بااثر ائمہ اور علماء کو ہوگا، انہی کے سامنے چاند کی شہادتیں پیش کی جائیں گی، اور انہی کے اعلان پر روزہ یا عید کا فیصلہ ہوگا، اور جس کمیٹی اور عالم کا جتنا دائرہ اثر ہے اسی حد تک اس کا فیصلہ نافذ العمل ہوگا۔(۲)

جنوبی ہند کی رویت پر شمالی ہند میں عمل کیا جائے گا یا نہیں؟

ہندوستان جیسے ملک میں چوں کہ رؤیت ہلال کمیٹیوں کا مستحکم اور مربوط نظام نہیں ہے؛ بلکہ ہر صوبہ کی الگ الگ بااثر کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں؛ لہٰذا جنوبی ہند سے رؤیت کی تصدیق پر شمالی ہند والوں کے لئے اس وقت تک عمل جائز نہ ہوگا جب تک کہ شمالی ہند کی معتبر کمیٹیاں جنوبی ہند کی رؤیت تسلیم نہ کرلیں، اور یہی حکم اس کے برعکس صورت میں بھی ہوگا۔(۳)

---

(۱)(ہندیہ ج/۳ص/۱۰۸ (جدید)- کتاب المسائل ج/۲ص/۱۲۴)

(۲)(کتاب المسائل ج/۲ص/۱۲۲)

(۳)شامی ج/۳ص/۳۵۶ (کتاب المسائل ج/۲ص/۱۳۲)

پاکستان اور بنگلہ دیش کی خبروں کا حکم

اگر بنگلہ دیش یا پاکستان سے رؤیت کی خبریں تواتر کے ساتھ آئیں تو ہندوستان کی رؤیت ہلال کمیٹیوں کو شرح صدر ہونے پر رؤیت کا اعلان کرنا درست ہے (لیکن جب تک رؤیت ہلال کمیٹی اعلان نہ کرے عوام کو اپنی مرضی سے چاند کے فیصلہ کا حق حاصل نہیں)[1]

مطلع صاف ہونے کی صورت میں دوسرے شہر کی خبر کا اعتبار

بلاد قریبہ میں اختلاف مطالع معتبر نہ ہونے کے مفتیٰ بہ قول سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اگر کسی شہر میں مطلع صاف ہونے کے باوجود چاند دکھائی نہ دے، مگر دوسرے قریبی شہر سے چاند کا ثبوت شرعی طور پر ہو جائے تو اس ثبوت کا اعتبار کیا جائے گا۔[2]

۲۹ شعبان کو ہندوستان سے روانہ ہو کر نصف النہار سے قبل سعودیہ پہنچ گیا؟

اگر کوئی شخص ہندوستان سے ۲۹ شعبان کو روانہ ہو کر نصف النہار شرعی (ضحوہ کبری) سے قبل سعودیہ پہنچا جب کہ وہاں رمضان المبارک شروع ہو چکا تھا اور لوگ روزے سے تھے، تو اگر اس شخص نے صبح صادق کے بعد سے کوئی روزہ کے خلاف عمل نہ کیا ہو تو روزہ کی نیت کرنا اس پر ضروری ہوگا، اور اس کا رمضان کا روزہ معتبر ہو جائے گا۔ (یہ ایسا ہی ہے جیسے رمضان کے چاند کے ثبوت کی اطلاع دن نکلنے کے بعد ملے تو جن لوگوں نے صبح صادق کے بعد سے کچھ کھایا پیا نہ ہو تو ان پر روزہ کی نیت ضروری ہوتی ہے)[3]

---

(۱) شامی ج/۳/ص/۳۵۹ (کتاب المسائل ج/۲/ص/۱۲۹)

(۲) شامی/۳/ص ۳۶۴ (کتاب المسائل ج۲/ص ۱۲۶)

(۳) شامی ج ۳/ص ۳۵۰ (کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۳۳)

۲۹ رمضان کو ہندوستان سے چلا جب کہ سعودیہ میں عید تھی؟

اگر کوئی شخص ۲۹ رمضان المبارک کو ہندوستان سے روزہ رکھ کر چلا جب کہ سعودیہ میں عید تھی تو وہ شخص وہاں جاکر روزہ توڑ دے گا (اب اگر اس کے روزے ۲۹ سے کم ہوئے ہوں تو بعد میں ایک روزہ کی قضا کرے گا)(۱)

رمضان میں ہندوستان سے سعودیہ جانے والے کے روزوں کا حکم

اگر کوئی شخص رمضان شروع ہونے کے بعد ہندوستان سے مثلاً سعودی عرب چلا جائے اور وہاں اس کے ۲۸ روزے ہونے کے بعد ہی عید کا چاند نظر آجائے تو وہ عید میں شریک ہوگا اور عید کے بعد ایک روزہ قضا کرے گا، احتیاط کا تقاضا یہی ہے؛ کیوں کہ کسی بھی صورت میں شرعاً مہینہ ۲۹ دن سے کم نہیں ہوتا ہے۔(۲)

سعودیہ سے روزہ رکھ کر چلا مگر ہندوستان میں رمضان شروع نہیں ہوا؟

اگر کسی شخص نے سعودیہ میں رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھا اور اسی دن دوپہر تک ہندوستان پہنچ گیا، جب کہ یہاں اس دن شعبان کی ۲۹/ تاریخ تھی تو اس کا رمضان کا روزہ معتبر ہوگا، (لیکن وہ اس وقت تک روزہ رکھنا نہیں چھوڑے گا جب تک کہ ہندوستان میں عید کا اعلان نہ ہو، خواہ اس کے روزے ۳۰ سے زیادہ کیوں نہ ہو جائیں)۔(۳)

---

(۱) (شامی بیروت ۳/ ۳۶۷) (کتاب المسائل ج۲ص ۱۳۳)

(۲) تاتارخانیہ: ج ۳ص ۳۴۶ کتاب المسائل ج۲ص/۱۳۴)

(۳) (شامی زکریا (۳/۳۵۱) کتاب المسائل ج۲ص/۱۳۴)

چاندرات میں سعودیہ سے چل کر صبح صادق سے قبل ہندوستان پہنچ گیا

اگر کوئی شخص سعودیہ میں عید کا اعلان سن کر رات کی فلائٹ سے روانہ ہوا اور صبح صادق سے قبل ہندوستان پہنچ گیا جب کہ یہاں رمضان باقی تھا تو ایسے شخص پر ہندوستان آکر روزہ رکھنا لازم ہے (یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص خود عید کا چاند دیکھے مگر اس کی گواہی رؤیت ہلال کمیٹی رد کردے تو اس چاند دیکھنے والے پر بھی عام لوگوں کی طرح روزہ رکھنا لازم ہوتا ہے، یہی صورت سعودیہ سے چاند کا اعلان سن کر ہندوستان آنے والے کی ہے)۔[1]

رمضان میں سعودیہ سے ہندوستان آنے والا شخص روزہ کب تک رکھے؟

کوئی شخص رمضان کے دوران سعودی عرب سے ہندوستان آکر مقیم ہو جائے اور یہاں اس کے ۳۰ روزے پورے ہو جائیں تو وہ اس وقت تک روزہ رکھنا نہ چھوڑے گا جب تک کہ ہندوستان میں عید کا چاند نظر نہ آجائے چاہے اسے ۳۱ یا ۳۲ روزے رکھنے پڑیں۔[2]

☆......☆......☆

(۱) شامی زکریا (۳/۳۵۱ کتاب المسائل ج۲ص/۱۳۵)

(۲) ہندیہ ج۳ص۱۱۱ کتاب المسائل ج۲ص ۱۳۸)

روزہ کا بیان

روزہ کی لغوی تعریف

کسی چیز سے روکنے کو روزہ کہتے ہیں۔[۱]

اصطلاحی تعریف

روزہ نام ہے صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک تقرب الٰہی کی خاطر کھانے پینے اور جماع سے رکنے کا۔[۲]

روزہ کی فرضیت

اللہ تعالی نے قرآن پاک میں اہل ایمان کو رمضان المبارک کے روزہ کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَـٰأَيُّهَا الَّـذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرة: ۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا؛ تا کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

روزہ ۲ھ ہجری میں فرض ہوا، اور شروع شروع میں سہولت کے۔ لئے یہ حکم دیا گیا کہ چاہے آدمی روزہ رکھے یا ہر روزہ کے بدلہ میں فدیہ ادا کرے، پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ اختیار ختم کر دیا گیا اور حتمی طور پر رمضان المبارک کی فرضیت کا حکم اس آیت میں نازل ہوا:

---

(۱) بدائع الصنائع ج۲ ص۵۴۹ بیروت)

(۲) (ہندیہ ج۳ ص/۹۵)

فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ.(البقرة: ۱۸۵)

پس جو پائے تم میں سے رمضان کا مہینہ تو وہ اس میں ضرور روزہ رکھے۔

البتہ شیخ فانی اور دائمی مریض کے لئے فدیہ کا حکم ابھی بھی باقی ہے اور عارضی مریض اور مسافر کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ سردست روزہ نہ رکھ کر بعد میں قضا کرلے۔(زادالمعاد مکمل۔۲۵۷)

روزہ کس پر فرض ہے؟

ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا ہر عاقل بالغ مسلمان غیر معذور شخص پر فرض ہے۔(۱)

کن حالتوں میں روزہ رکھنا درست نہیں؟

حیض ونفاس والی عورتوں کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں لیکن بعد میں قضا لازم ہے۔(۲)

کن حالتوں میں روزہ نہ رکھنا مباح ہے؟

مریض، مسافر، حاملہ، دودھ پلانے والی عورت، تیماردار (جب کہ اس کے روزہ رکھنے سے مریض کا نقصان ہو) نہایت کمزور، بھوک پیاس سے مجبور، مجاہد فی سبیل اللہ (جب کہ اس کے روزہ سے جہاد میں نقصان ہو) اور جنون اور بے ہوشی میں مبتلا شخص کے لئے اعذار کی بناء پر روزہ نہ رکھنا مباح ہے، جب ان کا عذر زائل ہو جائے تو وہ روزہ کی قضا کریں، ہاں اگر کوئی ایسا شخص ہو جسے روزہ رکھنے پر قدرت ہی نہ رہے تو

(۱) تاتارخانیہ ج ۳ص/۳۵۱ کتاب المسائل ج ۲ص ۱۴۶

(۲) شامی ج ۳ص/۳۳۱ (کتاب المسائل ج/۲ص ۱۴۶)

اس کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ ہر روزہ کے بدلہ میں فدیہ (ایک صدقہ فطر کی مقدار) دے دیا کرے۔[1]

دماغی مریض کے لئے روزہ کا حکم

اگر کسی شخص کو بے ہوشی اور جنون کا مرض ہو اور پورے رمضان باقی رہے اور مریض کو روزہ کا ہوش ہی نہ ہو، تو اس پر رمضان کے روزوں کی قضا یا فدیہ کچھ لازم نہیں ہے[2]

روزہ کی نیت کا بیان

ہر روزہ کی الگ الگ نیت کرنا

رمضان المبارک کے ہر روزہ کے لئے الگ الگ نیت کرنا ضروری ہے۔[3]

نصف النہار سے پہلے پہلے فرض ونفل روزہ کی نیت

نصف النہار شرعی (جو جنتریوں میں عام طور پر ضحوہ کبری کے نام سے لکھا رہتا ہے، یعنی صبح صادق اور غروب آفتاب کا بالکل درمیانی وقت) سے پہلے تک اگر رمضان کے اداء روزے کی نیت کر لی جائے تو روزہ صحیح ہو جائے گا۔ (اس وقت کے بعد نیت معتبر نہیں ہے)[4]

---

(۱) ہندیہ ج ۳/ص ۱۵۲: کتاب المسائل ج ۲ ص/ ۱۴۶)
(۲) شامی ج ۳/ص ۴۱۸ کتاب النوازل ج ۶/ ۳۳۸)
(۳) ہندیہ ج/۳ ص ۱۰۱ کتاب المسائل ج ۲ ص/ ۱۴۷)
(۴) ہندیہ ج ۳ ص/ ۱۰۲ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۴۷)

زبان سے نیت ضروری نہیں

نیت کے لئے زبان سے تلفظ کی ضرورت نہیں؛ بلکہ محض دل سے ارادہ کر لینا کافی ہے، حتی کہ روزہ کے لئے سحری کھانا بھی نیت کے قائم مقام ہوتا ہے۔ (۱)

نوٹ: بعض لوگ عربی میں روزہ کی نیت ضروری سمجھتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔

(جواہر الفقہ ۱/ ۳۷۸)

نیت کے بعد صبح صادق سے قبل کھانا پینا

روزہ کی ابتداء صبح صادق سے ہوتی ہے اس لئے جب تک صبح صادق نہ ہو کھانا پینا وغیرہ۔ سب جائز ہے، اگر چہ روزہ کی نیت پہلے کر چکا ہو۔ (۲)

روزہ سے متعلق متفرق مسائل

عورت صبح صادق کے بعد حیض سے پاک ہوئی

اگر عورت صبح صادق کے بعد دن میں کسی وقت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی تو آج کے دن وہ روزہ نہیں رکھے گی، بلکہ بعد میں اس دن کی قضاء کرے گی، البتہ روزہ داروں کی طرح شام تک کھانے پینے سے احتراز کرے۔ (۳)

دن میں بچہ بالغ ہوا یا کافر اسلام لایا

اگر دن میں کسی بھی وقت بچہ بالغ ہوا یا کافر اسلام لایا تو ان کو شام تک روزہ

(۱) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۳۶۸)

(۲) ہدایہ ج ۱، ص ۲۱۶ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۴۷)

(۳) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۴۲۷، کتاب المسائل: ج ۲ ص ۱۴۹

داروں کی طرح رہنا ضروری ہے۔(۱)

دس سال سے کم عمر بچوں سے روزہ رکھوانا

دس سال سے کم عمر بچہ اگر ایسا صحت مند ہو کہ روزہ رکھنے سے اس کو کوئی مشقت نہ ہو تو ایسے بچے سے روزہ رکھوانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر بچہ کمزور ہو یا اتنا چھوٹا ہو کہ روزہ رکھنا اس کے لئے سخت تکلیف کا باعث ہو تو اس سے روزہ نہیں رکھوایا جائے گا۔(۲)

نوٹ:

استاذ محترم حضرت مولانا مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری فرماتے ہیں کہ آج کل لوگ ناموری کے لئے زبردستی چھوٹے چھوٹے بچوں سے روزہ رکھواتے ہیں اور پھر ان کی تصاویر اخبارات میں شائع کی جاتی ہیں اور روزہ کشائی کے نام پر بڑی بڑی دعوتیں کی جاتی ہیں، یہ سب باتیں رسومات میں داخل ہیں اور قابل ترک ہیں ان سے احتراز کرنا چاہئے۔(۳)

دس سال کے بچوں کو روزہ کی تاکید کرنا

جو بچہ دس سال کا ہو جائے اور روزہ کی طاقت ہو تو اسے روزہ کا حکم دیا جائے گا اور اگر وہ بلا عذر روزہ چھوڑے گا تو اس کو تنبیہ کی جائے گی۔(۴)

---

(۱) تاتارخانیہ: ج ۳ر ص ۴۲۷، کتاب المسائل: ج ۲ر ص ۱۵۰
(۲) شامی زکریا: ج ۳ر ص ۳۸۵، کتاب المسائل: ج ۲ر ص ۱۵۱
(۳) کتاب المسائل: ج ۲ر ص ۱۵۱
(۴) شامی ج ۳ر ص ۳۵۸

کسی عورت نے نفلی روزہ رکھا پھر حائضہ ہوگئی

اگر کسی عورت نے نفلی روزہ رکھ لیا، پھر صبح صادق کے بعد حیض شروع ہوگیا تو یہ روزہ شروع کرنے سے لازم ہوگیا؛ لہٰذا حیض ختم ہونے کے بعد اس روزہ کی قضاء لازم ہے۔ (۱)

مسافر زوال سے قبل مقیم ہوگیا

اگر مسافر نصف النہار شرعی یعنی ضحوہ کبری سے قبل مقیم ہوگیا اور اب تک اس نے کوئی منافی صوم عمل نہیں کیا تو اس کے ذمہ لازم ہے کہ وہ نیت کر کے اس دن کا روزہ رکھے۔ (۲)

سحری کا بیان

سحری کی فضیلت

روزہ رکھنے کے لئے سحری (آخری شب میں کھانا پینا) مسنون ہے، اور حدیث میں اس عمل کو باعث برکت قرار دیا گیا ہے، اس لئے سحری کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔ عَنْ أَنَسٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً (بخاری شریف ۱/ ۲۵۷،)

سحری میں تاخیر کرنا

سحری میں تاخیر مستحب ہے مگر اتنا تاخیر کرنا کہ وقت میں شک پیدا ہو جائے مکروہ ہے۔ (۳)

---

(۱) کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۵۲

(۲) شامی: ج ۳/ ص ۳۸۳، کتاب المسائل: ج ۲/ ص ۱۵۲

(۳) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۳۵۵ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۴۸)

بلاسحری روزہ رکھنا

سحری کھانا اگرچہ مسنون ہے لیکن اگر کوئی شخص سحری کھائے بغیر ہی روزہ کی نیت کرلے تو بھی اس کا روزہ درست ہو جائے گا، البتہ سحری کی برکت سے محروم رہے گا۔ (۱)

دوران سحری اذان ہونے پر کھانا کھائے یا رک جائے

اگر سحری کھانے کے وقت اذان ہورہی ہے، اور اذان طلوع فجر کے بعد ہی دی جارہی ہے تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور پلیٹ کا بقیہ کھانا کھالینا ہرگز درست نہیں ہوسکتا اسلئے کہ صبح صادق ہوچکی ہے۔ (۲)

حالت جنابت میں سحری کھانا

حالت جنابت میں منہ ہاتھ دھوکر سحری کھالینا جائز ہے، اسی حالت میں اگر اذان بھی ہوگئی ہوتب بھی روزہ صحیح ہوجاتا ہے، ہاں البتہ اس کا عادی بن جانا بہتر نہیں ہے۔ (۳)

سحری سے قبل مسجدوں میں اٹھنے کا اعلان کرنا

رمضان المبارک میں خالص مسلمانوں کے محلوں میں سحری کے وقت سحری کیلئے صرف ایک مرتبہ آواز دیکر بیدار کرنیکی گنجائش ہے، بار بار اعلان کرنے میں ذکر و تلاوت اور نماز وعبادت میں خلل ہوتا ہے، اسلئے بار بار اعلان کرنا ممنوع ہے، اور غیر مسلم

---

(۱) تاتارخانیہ ج ۳ص ۳۵۵/ کتاب المسائل ج ۲ص ۱۴۸)

(۲) ہدایہ ج ۱ص ۲۰۵ فتاوی قاسمیہ ج ۱۱ص/ ۴۵۹)

(۳) بحرالرائق ج ۲ص ۴۷۶ فتاوی قاسمیہ ج ۱۱ص ۴۶۸)

اکثریت والے محلے اور مخلوط محلوں میں اعلان کرنے میں غیر مسلموں کی نیند میں خلل پڑے گا، تو ایک مرتبہ بھی جائز نہ ہوگا، ہاں البتہ بجائے مائک وغیرہ میں عام اعلان کرنے کے خصوصی طور پر کسی کو اس طرح بیدار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں جس سے غیروں کو تکلیف نہ ہو۔ (۱)

سحری کیلئے لوگوں کو بیدار کرنا اور وقت بتانا

رمضان المبارک میں سحری کیلئے مسلمانوں کو بیدار کرنا اور وقت بتانا جائز ہے، اور حدیث میں اس کا ثبوت بھی ہے، مگر لوگوں کو ایذا نہ ہو مثلاً خوب شور شرابہ ہو جائے کیونکہ حدیث پاک میں لوگوں کو ایذا پہنچانے کی ممانعت آئی ہے۔ (۲)

سحری وافطار کیلئے نقارہ بجانا

فتاوی محمودیہ اور فتاوی رحیمیہ میں ضرورت کی بنا پر نقارہ کے ذریعہ سے لوگوں کو اطلاع کرنے کی بات لکھی ہے، اور جب سائرن وغیرہ کے ذریعہ سے یہ ضرورت پوری ہو جاتی ہے، تو نقارہ بجانے کی ضرورت نہیں، (۳)

☆......☆......☆

(۱) فتاوی قاسمیہ ج۱۱ص۴۶۲)

(۲) فتاوی قاسمیہ ج۱۱ص۴۶۳)

(۳) فتاوی قاسمیہ ج۱۱ص۴۶۵)

افطار کا بیان

افطار کے مسنون کلمات

افطار کرتے وقت درج ذیل کلمات پڑھنا مسنون ہے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَتِ الْعُرُوقَ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ (سنن الدار قطنی ۲/۱۶۴)

(ترجمہ: پیاس جاتی رہی، رگیں تر ہوگئیں اور ثواب طے ہو چکا انشاء اللہ تعالی)

نیز یہ دعا بھی ثابت ہے

اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ .(أبو داؤد ۱/۳۲۲)

(ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے دئے ہوئے رزق سے افطار کیا)

افطار میں جلدی کرنے کا حکم

افطار کا وقت ہو جانے کے بعد افطار میں جلدی کرنا مسنون ہے، اور بلا وجہ تاخیر کرنا پسندیدہ نہیں ہے۔ احادیث شریفہ میں افطار میں جلدی کرنے کی فضیلت وارد ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ.

(بخاری شریف ۱/۲۶۳، مسلم شریف ۱/۳۵۱، مشکوۃ شریف ۱/۱۷۵) **قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْراً** .(ترمذی شریف ۱/۱۵۰، مشکوۃ شریف ۱/۱۷۵)

کھجور یا پانی سے افطار کا حکم

بہتر ہے کہ کھجور سے افطار کیا جائے، اور اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے افطار کرنا افضل ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَفَطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَّمْ يَجِدُ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ. (ترمذی شریف ۱/۱۴۹، مشکوۃ شریف ۱/۱۷۵)

افطار کے وقت اذان دینا سنت ہے یا اعلان کرنا

روزہ کے افطار کا مدار غروب آفتاب پر ہے، جونہی آفتاب غروب ہو جائے تو افطار کا حکم ہے اسی طرح مغرب کی اذان کا مدار بھی غروب آفتاب پر ہے، تو معلوم ہوا کہ افطار اور مغرب کی اذان دونوں کا وقت ایک ہی ہے، اسلئے جونہی سورج غروب ہو جائے تو مؤذن کسی مختصر چیز کے ذریعہ سے اپنا افطار کر کے فوراً اذان شروع کر دے یہی مسنون اور افضل طریقہ ہے، اور اذان کے ذریعہ سے دو چیزوں کا اعلان ہوتا ہے، (۱) وقت افطار کا۔ (۲) وقت نماز کا۔ [1]

حرام کمائی کرنے والے کی افطاری کا حکم

رمضان المبارک کے مہینہ میں کوئی مسلمان اپنی حلال کمائی سے افطار کرائے تو اس کا ثواب حدیث شریف میں بہت زیادہ وارد ہوا ہے لیکن جس کی آمدنی صرف سودی یا شراب کے کاروبار کی ہوتی ہو اس کے علاوہ حلال کمائی کا کوئی ذریعہ اس کے پاس نہیں ہے تو ایسے شخص کے یہاں سود یا شراب کے پیسہ کے افطار میں شرکت کیلئے

(۱) فتاوی قاسمیہ ج۱۱ص ۴۶۹)

جانا کسی بھی مسلمان کیلئے جانا جائز نہیں ہے۔[1]

غیر مسلموں کے یہاں روزہ افطار کرنے کا حکم

اگر یہ اندیشہ ہو کہ کل کو مسلمانوں کو غیر مسلموں کے مذہبی معاملہ میں شرکت کرنی پڑے گی اور ان کے مذہبی امور میں اعانت کرنی پڑے گی، تو وہاں افطار کرنے سے مسلمان اپنے کو باز رکھیں، اور اگر یہ بات نہیں ہے بلکہ غیر مسلم کارِ خیر سمجھ کر فطار کا انتظام کرتا ہے، تو بلا کسی کراہت کے وہاں افطار کرنا جائز ہے، اور حلال ہے۔[2]

جو شخص خود روزہ نہ رکھے اس کی دعوت افطار کا حکم

جو شخص بلا کسی عذر شرعی کے رمضان المبارک کا روزہ چھوڑتا ہو اور خلاف سنت طریقہ پر دعوت افطار کرتا ہو، تو ایسے شخص کی دعوت افطار میں شرکت نہیں کرنی چاہئے۔[3]

☆......☆......☆

(۱) فتاوی قاسمیہ ج ۱۱ ص ۱۷۴

(۲) فتاوی قاسمیہ ج ۱۱ ص ۴۷۴

(۳) کتاب النوازل ج ۶ ص ۳۶۸)

افطار پارٹیاں

شامیانے سجاوٹ، میز کرسیاں، اور چکاچوند روشنی دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کوئی بڑی خلاف شرع شادی ہونے والی ہے۔ پوچھنے پر پتہ چلتا ہے کہ یہ شادی نہیں ہے بلکہ افطار پارٹی کا اہتمام ہے۔ یہ پارٹیاں نئے زمانہ کے رمضان کا فیشن اور سیاست اور ڈپلومیسی کا پلیٹ فارم بن گئی ہیں نام ونمود اور سستی شہرت کے لئے بھی اس عنوان کا سہارا لیا جانے لگا ہے۔ ان پارٹیوں میں غریبوں اور دینداروں کے بجائے عموماً ایسے لوگ مدعو ہوتے ہیں جو ماہ مبارک کے مقصد اور روح سے نا آشنا ہیں۔ ان تقریبات کی نحوست سے بہت سی جگہ شرکاء مغرب کی نماز تک سے محروم ہو جاتے ہیں اور تراویح بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ ان تقریبات کی تصویر کشی اور ویڈیو گرافی کر کے روزہ کا ثواب برسر عام غارت کیا جاتا ہے۔ اور کہیں کہیں تو پارٹیوں میں مردوں اور عورتوں کا بے محابا اختلاط شرم وحیا کی چادر کو تار تار کر دیتا ہے۔ در حقیقت اس طرح کی اجتماعی افطار پارٹیاں ماہ مبارک کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ بنتی جا رہی ہیں۔ اور ہمیں رمضان کی اس بے ادبی کا قطعاً احساس نہیں ہے، ذرا غور کریں کیا ان منکرات ومعاصی کے باوجود افطار کی یہ رسم ہمارے لئے باعث اجر وثواب بن سکتی ہے؟ آج ضرورت ہے ان مسرفانہ تقریبات پر، بند لگانے اور بڑھتی ہوئی نام ونمود کی وبا پر روک لگانے کی۔ تا کہ صحیح معنی میں ہم رمضان کی برکتوں سے مالا مال ہو سکیں۔ (مستفاد: تحفہ رمضان ص/۲۵۲)

وہ افعال جن سے روزہ فاسد نہیں ہوتا

بھول کر کھانا پینا یا جماع کرنا

بھول کر کھانے، پینے اور جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوتا۔(۱)

روزہ میں خون ٹیسٹ کرانا

روزے کی حالت میں خون نکال کر ٹیسٹ کرانے سے روزہ فاسد نہ ہوگا؛ لیکن اتنا زیادہ خون نہ نکلوائیں کہ کمزوری غالب ہوجائے۔(۲)

دل کے مریض کا زبان کے نیچے گولی رکھنے کا حکم

امراض قلب میں جو گولی زبان کے نیچے رکھی جاتی ہے اور وہ وہیں جذب ہوکر تحلیل ہوجاتی ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اگر دوا کے اجزاء لعاب کے ساتھ مل کر حلق کے راستہ سے اندر چلے جائیں تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔(۳)

روزہ میں انجکشن یا ٹیکہ لگوانا

اگر روزہ کے دوران انجکشن لگوایا یا ٹیکہ لگوایا، تو اس سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑا لیکن اگر ایسا انجکشن ہو کہ دوا، براہ راست دماغ یا معدہ تک پہنچتی ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا)۔(۴)

روزہ میں گلوکوز چڑھوانا

روزے کی حالت میں گلوکوز چڑھوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا؛ کیوں کہ دوا براہِ

(۱) ہندیہ ج ۳ ص ۱۴۸)
(۲) ہندیہ ج ۳ ص ۱۱۹ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۵۳)
(۳) شامی ج ۳ ص ۳۶۷ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۵۳)
(۴) کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۵۴

راست دماغ یا معدہ تک نہیں پہنچتی؛ بلکہ رگوں کے واسطے سے جاتی ہے، لیکن بلا عذر ایسا نہیں کرنا چاہئے۔(۱)

روزہ میں ڈائلیسس (گردہ کی دھلائی) کرانا

روزہ کی حالت میں ڈائلیسس (گردہ کی دھلائی) کے عمل سے روزہ نہیں ٹوٹے گا؟ کیوں کہ اس عمل کا تعلق صرف خون کی صفائی سے ہے، اور براہ راست جوف معدہ میں اس کے سبب کوئی چیز داخل نہیں ہوتی۔(۲)

روزہ میں آکسیجن لینا

روزہ میں اگر آکسیجن کے ذریعہ سانس لیا جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا؛ کیوں کہ آکسیجن محض ایک صاف ستھری ہوا ہے، اس کا بدن میں جانا مفسد صوم نہیں ہے۔(۳)

ہومیو پیتھک دوا سونگھنا

بعض ہومیو پیتھک دوائیں صرف سونگھی جاتی ہیں، ان کو کھایا پیا نہیں جاتا، اور سونگھنے کے ساتھ ان کا کوئی جزء بدن کے اندر منتقل نہیں ہوتا؛ لہذا ایسی دواؤں کے سونگھنے سے یا خارجی استعمال سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(۴)

معدے کے ٹیسٹ کے لئے حلق میں نلکی ڈالنا (اینڈوس کاپی کرانا)

اگر معدے وغیرہ کے ٹیسٹ کے لئے حلق یا ناک کے راستہ سے دوربین والی نلکی

(۱) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۳۷۹ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۵۴)
(۲) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۳۷۹ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۵۴)
(۳) کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۵۴)
(۴) کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۵۵)

ڈالی گئی جس میں کوئی دواء یا چکناہٹ شامل نہ تھی اوراس کا ایک سرا باہر تھا، تو محض اس نلکی کے ڈالنے سے روزہ نہ ٹوٹے گا؛ لیکن اگر نلکی کے ساتھ کوئی اور مادّہ بھی شامل ہو، تو اس کے اندر داخل ہونے سے روزہ ٹوٹ جائے گا)[۱]

بلااختیار حلق میں مکھی یا مچھر چلا جانا

بلااختیار حلق میں مکھی وغیرہ چلے جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔[۲]

خود بخود قے ہونا

خود بخود قے آجانے سے بھی روزہ میں کوئی خرابی نہیں آتی اگر چہ منہ بھر کر کیوں نہ ہو۔[۳]

دانت سے خون نکلا مگر اندر نہیں گیا

دانت سے خون نکل کر پیٹ میں نہ جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔[۴]

حالت جنابت میں صبح کرنا

حالت جنابت میں سحری کھانے کے بعد صبح صادق کے بعد غسل کرنے سے روزہ میں فساد نہیں آتا۔[۵]

---

(۱) کتاب المسائل ج۲ص۱۵۵)

(۲) ہدایہ ج۱ص ۲۱۸)

(۳) شامی ج۳ص۳۹۲ کتاب المسائل ج۲ص۱۵۵)

(۴) کتاب المسائل ج۲ص۱۵۵)

(۵) شامی ج۳ص۳۷۲

دانت میں چنے کے بقدر غذاء لگی رہنا

اگر کوئی غذا چنے کی مقدار سے کم دانت میں پھنسی رہ جائے پھر منہ سے نکالے بغیر اسے نگل گیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا اور اگر چنے کے بقدر ہو تو فاسد ہو جائیگا۔ (۱)

نوٹ

اور اگر دانت سے غذا نکال کر ہاتھ میں لی، پھر اسے منہ میں لے کر نگل لیا تو روزہ یقیناً ٹوٹ جائے گا۔

غسل کی ٹھنڈک اندر بدن تک پہنچنا

گرمی یا پیاس کی وجہ سے غسل کرنا بلا کراہت درست ہے، اگر چہ پانی کی ٹھنڈک بدن کے اندر تک پہنچ رہی ہو۔ (۲)

پانی سے کلی کرنے کے بعد تھوک نگلنا

کلی کرنے کے بعد منہ میں پانی کی جو تری رہ جاتی ہے اس کو تھوک کے ساتھ نگلنے سے روزہ میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ (۳)

پسینہ یا آنسو کے دو ایک قطرے منہ میں چلے گئے

آنسو یا چہرہ کا پسینہ ایک دو قطرہ بلا اختیار حلق میں چلا جائے تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔ (۴)

---

(۱) تاتارخانیہ ج ۳/ص ۳۸۱ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۵۶

(۲) ہندیہ ج ۳ ص ۱۴۰

(۳) ہندیہ ج ۳ ص ۱۳۸

(۴) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۳۸۳ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۵۷

روزہ کی حالت میں کان کا میل نکالنا

کان کا میل نکالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا، خواہ کتنی ہی بار کان میں سلائی ڈالی جائے۔(۱)

پان کی سرخی منہ میں رہ جانا

اگر پان کھا کر خوب غرغرہ کر کے منہ صاف کرلیا، لیکن تھوک کی سرخی نہیں گئی، تو اس میں کچھ حرج نہیں، اگر اس سرخی کے اثرات تھوک کے ساتھ پیٹ میں چلے جائیں تب بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔(۲)

روزہ میں ناک سڑکنا

ناک کو اتنی زور سے سڑک لیا کہ حلق میں چلی گئی تو اس کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔(۳)

رال کا منہ میں کھینچ لینا

اگر منہ سے رال نکلی لیکن ابھی وہ منقطع ہو کر ٹکنے نہ پائی تھی کہ اسے منہ کی طرف کھینچ کر نگل لیا تو اس سے روزہ نہ ٹوٹے گا۔(۴)

قے کا خود بخود لوٹ جانا

تھوڑی سی قے آئی پھر خود ہی حلق میں لوٹ گئی یا قصداً اسے نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ اگر منہ بھر کر قے ہوئی تھی تو اسے قصداً لوٹانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔(۵)

(۱) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۳۷۷ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۵۷

(۲) کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۵۷

(۳) شامی ج ۳ ص ۳۷۳

(۴) کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۵۸

(۵) ہندیہ ج ۳ ص ۱۴۰ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۵۸

سر پر رومال بھگو کر رکھنا

روزہ کی حالت میں رومال بھگو کر سر پر رکھنا بلا کراہت جائز ہے۔ (۱)

روزہ میں مسواک کرنا

روزہ میں خشک یا تر مسواک کرنا بلا کراہت جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں، اور خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ کی حالت میں مسواک کرنا ثابت ہے۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِي ﷺ مَا لَا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ .(ترمذی شریف ۱/۱۵۴،)

روزہ میں نیم کی تر مسواک کا حکم

روزہ میں نیم وغیرہ کی تر مسواک کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ (۲)

روزہ میں سرمہ لگانا

روزہ کی حالت میں آنکھ میں سرمہ لگانا جائز ہے۔ (۳)

روزہ میں آنکھ میں دوا ڈالنا

روزہ کی حالت میں ضرورت کے وقت آنکھ میں دوا ڈالنا جائز ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اگر چہ دوا کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو۔ (۴)

---

(۱) تاتارخانیہ ج ۳ص ۳۹۸

(۲) شامی ج ۳ص ۳۹۹

(۳) ہدایہ ج۱ص ۲۲۱

(۴) تاتارخانیہ ج ۳ص ۳۷۹

روزہ میں پھول یا عطر کی خوشبو سونگھنا

روزہ کی حالت میں عطر یا پھول وغیرہ کی خوشبو سونگھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

روزہ میں بدن پر وِکس لگانا

نزلہ وغیرہ کے وقت جو وکس، مرہم لگایا جاتا ہے، جس کی تیز خوشبو دماغ تک پہنچتی ہے، اس کے استعمال سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔[2]

روزہ میں سر یا بدن پر تیل لگانا

روزہ کے دوران سر یا بدن پر تیل لگانا مباح ہے، اس سے روزہ میں کوئی خرابی نہیں آتی۔[3]

روزہ کے دوران حلق میں گرد وغبار چلے جانا

روزہ کی حالت میں اگر بلا اختیار گرد وغبار حلق میں داخل ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹا۔[4]

روزہ میں بلا اختیار منہ میں دھواں داخل ہو جانا

اگر روزہ دار ایسی جگہ چلا جائے جہاں دھواں پھیلا ہوا ہو اور وہ دھواں اس کے قصد وارادہ کے بغیر اس کے منہ میں داخل ہو جائے تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔

---

(۱) شامی ج ۳ ص ۳۶۷

(۲) کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۵۹

(۳) کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۶۰

(۴) شامی ج ۳ ص ۳۶۶

نوٹ

لیکن اگر بالقصد دھواں منہ میں داخل کیا جائے، مثلاً اگر بتی کا دھواں قصداً ناک میں چڑھایا، یا بیڑی سگریٹ پی تو یقیناً روزہ فاسد ہو جائے گا۔ [۱]

غسل کے دوران بلا ارادہ کان میں پانی چلا جانا

اگر روزہ دار کے کان میں غسل کرتے ہوئے یا بارش میں بھیگتے ہوئے یا دریا میں نہاتے ہوئے بلا اختیار کان میں پانی چلا جائے تو اس سے بالاتفاق روزہ فاسد نہ ہوگا۔ [۲]

روزہ کی حالت میں احتلام

احتلام (سوتے میں غسل کی حاجت ہو جانا) بھی مفسد صوم نہیں۔ [۳]

تصور کی وجہ سے انزال ہو گیا

اگر کسی شخص نے روزہ کی حالت میں بیوی سے جماع کا تصور کیا اور اسی وجہ سے انزال ہو گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔ [۴]

بدنظری کی وجہ سے انزال ہو گیا

محض کسی عورت یا تصویر کو دیکھ کر اگر انزال ہو جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (تاہم بدنظری بہرحال گناہ ہے) [۵]

---

(۱) شامی ج ۳ ص ۳۶۶ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۶۰

(۲) فتح القدیر ج ۲ ص ۳۴۷ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۶۰

(۳) شامی ج ۳ ص ۳۶۷

(۴) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۳۸۶

(۵) البحر الرائق ج ۲ ص ۲۷۲

روزہ میں مذی نکلنا

روزہ کی حالت میں مذی نکلنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔(۱)

کیا کان میں دوا ڈالنا مفسد صوم ہے؟

کان میں تیل یا دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔(۲)

روزہ کی حالت میں خون دینا

روزہ کی حالت میں خون نکلوانا مفسد نہیں، البتہ اگر ایسے ضعف کا خطرہ ہو کہ روزہ کی طاقت نہ رہے گی، تو اس صورت میں مکروہ ہے۔(۳)

روزہ کی حالت میں بدن میں خون یا گلوکوز چڑھانا

روزہ کی حالت میں بدن میں خون چڑھوانا جائز ہے، اسی طرح گلوکوز چڑھوانا بھی جائز ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔(۴)

روزہ کی حالت میں انجکشن لگا کر ڈاڑھ نکالنا

روزہ کی حالت میں ڈاڑھ نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ خون حلق میں نہ گیا ہو، اور روزہ کی حالت میں انجکشن لگانا بھی جائز ہے۔(۵)

---

(۱) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۳۸۷ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۶۱

(۲) ہدایہ ج ۱ ص ۲۲۰ فتاوی قاسمیہ ج ۱۱ ص ۴۸۶

(۳) فتاوی قاسمیہ ج ۱۱ ص ۴۸۶

(۴) فتاوی قاسمیہ ج ۱۱ ص ۴۸۷

(۵) شامی ج ۳ ص ۳۶۸ فتاوی قاسمیہ ج ۱۱ ص ۴۸۸

روزے کی حالت میں آپریشن کرانا

روزے کی حالت میں آپریشن کرانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، کیونکہ روزے میں معدے کے اندر کوئی چیز داخل ہونے سے روزہ ٹوٹتا ہے، اورآپریشن میں کوئی چیز معدے میں نہیں گئی ہے۔ (۱)

حالت صوم میں پھیپھڑے سے پانی نکالنا

روزہ کی حالت میں پھیپھڑے سے پانی نکالنا جائز ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۲)

روزہ کی حالت میں انہیلر کا استعمال

انہلر کے ذریعہ سے دمہ کے مرض میں پھیپھڑے سے سانس کے آنے جانے کی نالی کھل جاتی ہے، اورآسانی کے ساتھ اسکے ذریعہ سے سانس جاری ہوجاتا ہے، اور دمہ کے مریض کی اس کے استعمال کے بغیر خطرناک حالت ہوجاتی ہے، اوراس کے استعمال کے بغیر روزہ رکھنا اسکے لئے ممکن نہیں ہے، تو ایسی مجبوری کی صورت میں اگر وہ صاحب استطاعت ہے، تو انہیلر کے استعمال کے ساتھ روزہ بھی رکھے اوراحتیاطاً فدیہ بھی دیتا رہے، اوراگر صاحب استطاعت نہیں ہے، تو انہیلر کے استعمال کے ساتھ روزہ رکھتا رہیگا، اورروزہ ترک نہ کرے جیسا کہ سلسل البول اورانفلات ریح کی حالت میں مجبوری کی وجہ سے نماز پڑھنا جائز ہوجاتا ہے۔ (۳)

---

(۱) فتاوی قاسمیہ ج۱۱ص ۴۸۹

(۲) فتاوی قاسمیہ ج۱۱ص ۴۹۲

(۳) فتاوی قاسمیہ ج۱۱ص ۴۹۵

روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا

اگر صرف بیوی کا بوسہ ہی لیا ہے، تو روزہ فاسد نہیں ہوگا البتہ روزہ کی حالت میں جوان مرد کو بیوی سے بوس و کنار کرنا مکروہ تحریمی ہے۔[۱]

وہ افعال جن سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور صرف قضاء لازم ہوتی ہے

اگر بتی کا دھواں منہ یا ناک میں داخل کرنا

اگر کوئی شخص روزہ کی حالت میں اگر بتی کا دھواں (یا کوئی بھی بھاپ) ناک یا منہ میں داخل کرے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔[۲]

روزہ کی حالت میں جان بوجھ کر قے کرنا

اگر روزہ کی حالت میں قصداً قے کی تو منہ بھر کر قے کرنے کی صورت میں بالاتفاق روزہ ٹوٹ جائے گا۔[۳]

نکسیر کا خون اندر چلا گیا

اگر روزہ دار کی نکسیر پھوٹی اور اس کا خون ناک سے منہ میں آ کر حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔[۴]

---

(۱) شامی ج۳ص۳۹۶ فتاویٰ قاسمیہ ج۱۱ص۵۱۵

(۲) شامی ج۳ص۳۶۶ کتاب المسائل ج۲ص۱۶۲

(۳) شامی ج۳ص۳۹۳

(۴) تاتارخانیہ ج۳ص۳۸۳

روزہ کی حالت میں منہ میں پان دبا کر سوگیا

روزہ دار منہ میں پان دبا کر سوگیا اور اسی حالت میں صبح ہوگئی تو روزہ نہیں ہوا؛ اس لئے کہ سوتے وقت پان کے اجزاء تھوک کے ساتھ پیٹ میں خود چلے گئے ہوں گے؛ لہذا بعد میں قضاء روزہ رکھے؛ البتہ کفارہ واجب نہیں۔ (۱)

کلی کرتے وقت بے اختیار حلق میں پانی چلا گیا

کلی کرتے وقت حلق میں بلا اختیار پانی چلا گیا اب اگر اس کو روزہ یاد تھا تو روزہ جاتا رہا، قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں، اور اگر روزہ یاد ہی نہیں تھا ایسی حالت میں پانی منہ میں لے لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (۲)

ناک یا کان میں دوا یا تیل ڈالنا

ناک یا کان میں تیل ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ (۳)

غلطی یا دھمکی سے روزہ توڑ دینا

اگر کوئی شخص غلطی سے روزہ توڑ دے یا دھمکی دے کر کسی کا روزہ فاسد کرایا جائے تو ایسی صورت میں صرف قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔ (۴)

مٹی یا پتھر کی کنکری نگلنا

پتھر کی کنکری یا بے فائدہ مٹی یا گھاس پھوس یا کاغذ کھانے سے بھی روزہ ٹوٹ

(۱) کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۶۳

(۲) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۳۷۸

(۳) کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۶۴

(۴) ہندیہ ج ۳ ص ۱۳۴

جاتا ہے، مگر صرف قضاء لازم ہوگی۔ (۱)

مسوڑھوں کے خون کا پیٹ میں چلا جانا

مسوڑھوں کا خون اگر اتنا زیادہ ہو کہ وہ تھوک پر غالب آجائے یا وہ تھوک کے برابر سرابر ہو، تو اس کے پیٹ میں چلے جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اور قضا لازم ہوگی۔ (۲)

روزہ کی حالت میں حُقّہ یا بیڑی سگریٹ پینا

روزہ کی حالت میں حقہ یا بیڑی سگریٹ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔ (۳)

روزہ کی حالت میں مشت زنی

اگر روزے کے دوران مشت زنی سے انزال ہوگیا تو روزہ فاسد ہوگیا، بعد میں قضا لازم ہے، مگر کفارہ لازم نہیں ہے۔ (اور مشت زنی بہر حال گناہ ہے) (۴)

بوس وکنار کی وجہ سے انزال ہو جانا

اگر بیوی سے بوس وکنار کی وجہ سے انزال ہوگیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔ (۵)

---

(۱) ہندیہ ج ۳ ص ۱۳۵ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۶۴

(۲) ہندیہ ج ۳ ص ۱۳۸

(۳) شامی ج ۳ ص ۳۶۷ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۶۵

(۴) شامی ج ۳ ص ۳۷۹ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۶۶

(۵) کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۶۵

احتلام کے بعد روزہ ٹوٹنے کے گمان سے افطار کر لینا

احتلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن اگر کسی نے غلطی سے یہ سمجھ کر کہ احتلام کی وجہ سے روزہ جاتا رہا افطار کر لیا تو کفارہ نہیں صرف قضاء لازم ہے۔(۱)

سخت بیماری کے وقت روزہ افطار کر لینا

سخت بیماری کی وجہ سے اگر روزہ افطار کر لے تو اس کو صرف قضاء کرنی پڑے گی کفارہ نہیں۔(۲)

قصداً روزہ توڑ دیا پھر اسی دن بیمار ہو گیا

اگر کسی نے قصداً روزہ توڑ دیا پھر بیمار ہو گیا یا عورت کو حیض آ گیا تو قضاء لازم ہوگی، کفارہ ساقط ہو جائے گا۔(۳)

روزہ میں عورت کے ساتھ زبردستی جماع

رمضان کے روزہ میں اگر عورت کے ساتھ مرد زبردستی مجامعت کرے تو عورت پر صرف قضاء لازم ہے کفارہ نہیں۔(۴)

مسافر کا روزہ توڑ دینا

اگر کسی شخص نے روزہ کی حالت میں سفر شروع کیا تو اسے بلا عذر روزہ نہیں توڑنا چاہئے، لیکن اگر روزہ توڑ دیا تو صرف قضا لازم ہوگی، کفارہ لازم نہ ہوگا۔(۵)

(۱) شامی ج ۳ ص ۳۷۵

(۲) شامی ج ۳ ص ۴۰۳ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۶۶

(۳) شامی ج ۳ ص ۳۹۰ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۶۶

(۴) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۴۹۴

(۵) ہندیہ ج ۳ ص ۱۵۲

روزہ کی حالت میں ''انیما'' لینا

پیٹ کی صفائی کے لئے پیچھے کے راستہ سے جو دوا چڑھائی جاتی ہے (جس کو "انیما'' کہا جاتا ہے) اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔(۱)

عورت کی شرم گاہ میں دوا رکھنا

اگر کسی عورت کی شرم گاہ میں کوئی دوا ڈالی جائے تو فوراً اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔(۲)

ڈاکٹرنی کا عورت کی شرم گاہ میں ہاتھ داخل کرنا

اگر کسی مرض کی تشخیص یا مدت وضع حمل کا اندازہ لگانے کے لئے لیڈی ڈاکٹر کسی عورت کی شرم گاہ میں ہاتھ ڈالے تو اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) اگر وہ خشک ہاتھ ڈالے جس پر پانی یا دوا کا کچھ اثر نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۲) اور اگر تر ہاتھ ڈالا یا دوا وغیرہ لگا کر ہاتھ ڈالا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔(۳)

غلطی سے وقت سے پہلے افطار کرنے کا حکم

اگر سورج غروب ہونے سے دو یا تین منٹ قبل غروب کا وقت سمجھ کر افطار کر لیا تو روزہ قضاء کرنا لازم ہے کفارہ لازم نہ ہوگا۔(۴)

☆......☆......☆

---

(۱) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۳۷۸

(۲) بحرالرائق ج ۲ ص ۴۸۸ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۶۸

(۳) شامی ج ۳ ص ۳۶۹

(۴) فتاوی قاسمیہ ج ۱۱ ص ۵۱۸

کفارہ کا بیان

کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟

روزہ یاد ہونے کی حالت میں اگر کوئی مکلّف شخص رمضان میں جان بوجھ کر بلا کسی اشتباہ کے کوئی دل پسند غذا یا نفع بخش دوا کھا پی کر یا جماع کر کے روزہ کو فاسد کر دے تو اس پر قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔[۱]

کفارہ جماع میں انزال شرط نہیں

جماع میں سپاری چھپ جائے تو قضاء وکفارہ دونوں لازم ہیں خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔[۲]

کفارہ کیا ہے؟

رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ غلام یا باندی آزاد کرے، اگر یہ ممکن نہ ہو جیسا کہ آج کل کا دور ہے تو لگاتار دو مہینہ کے روزے رکھے درمیان میں ایک بھی ناغہ نہ ہو ورنہ پھر از سر نو رکھنے پڑیں گے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔[۳]

کھانا کھلانے میں تسلسل ضروری نہیں

اگر کوئی شخص ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کے ذریعہ کفارہ ادا کر رہا ہے تو اس کے

---

(۱) ہدایہ ج۱ ص۲۱۹

(۲) کتاب المسائل ج۲ ص۱۶۹

(۳) شامی ج۳ ص۳۹۰ کتاب المسائل ج۲ ص۱۶۹

لئے تسلسل ضروری نہیں ہے؛ بلکہ وہ متفرق اوقات میں بھی مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔(۱)

ایک فقیر کو ۶۰ ردن کھانا کھلانا

اگر ایک ہی مسکین کو ساٹھ دن تک صبح شام کھانا کھلایا تو بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔(۲)

بہت چھوٹے بچوں کو کھلانے سے کفارہ ادا نہ ہوگا

چھوٹے بچوں (جو قریب البلوغ نہ ہوں) کو کھلانے سے کفارہ ادا نہ ہوگا۔(۳)

عورت کے ایام حیض تسلسل میں مانع نہیں

عورت پر اگر کفارہ لازم ہو جائے تو اس کے ماہواری (ناپاکی) کے ایام عذر سمجھے جائیں گے اور ان دنوں میں روزہ نہ رکھنے سے اس کے تسلسل پر کوئی فرق نہ پڑے گا مگر پاکی کے بعد فوراً روزے مسلسل رکھنے ہوں گے، اگر تاخیر کر دی تو از سر نو پورے روزے رکھنے پڑیں گے۔(۴)

پسندیدہ شخص کا لعاب دہن نگلنا

اگر کوئی دوسرے کا تھوک نگل لے تو روزہ فاسد ہو جائے گا قضاء لازم ہوگی کفارہ نہیں، اسی طرح اگر اپنا تھوک ہاتھ میں لے کر نگل جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا

(۱) کتاب المسائل ج۲ص۱۷۰

(۲) شامی ج۵ص۱۴۵ کتاب المسائل ج۲ص۱۷۰

(۳) کتاب المسائل ج۲ص۱۷۰

(۴) شامی ج۳ص۳۹۰ کتاب المسائل ج۲ص۱۷۰

کفارہ لازم نہ ہوگا، لیکن اگر اپنے پسندیدہ شخص مثلاً بیوی یا قریبی دوست کا تھوک نگلا ہے تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔ (۱)

کچا گوشت یا کچی چربی کھانا

روزہ کی حالت میں عمداً کچا گوشت یا کچی چربی کھانے سے بھی قضاء و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ (۲)

غیر رمضان میں روزہ توڑنے سے کفارہ لازم نہیں

غیر رمضان میں روزہ توڑنے سے صرف قضا لازم ہوگی کفارہ لازم نہیں ہوگا، خواہ وہ روزہ قضا کا ہو یا نفلی ہو، دونوں کا حکم یہی ہے۔ (۳)

نابالغ مسکینوں کو کفارہ کا کھانا کھلانا

اگر نابالغ بچے قریب البلوغ ہیں، اور سمجھدار ہیں، اور بڑوں کے برابر کھانا کھا لیتے ہیں، تو کفارہ ادا ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ (۴)

☆......☆......☆

---

(۱) شامی ج ۳ ص ۳۸۷

(۲) ہندیہ ج ۳ ص ۱۴۷ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۷۱

(۳) ہدایہ ج ۱ ص ۲۳۷ (رحمانیہ) کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۷۱

(۴) فتاوی قاسمیہ ج ۱۱ ص ۵۲۶

مکروہاتِ روزہ کا بیان

منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا

منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا روزہ کی حالت میں مکروہ ہے اگر چہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔(۱)

روزہ میں کسی چیز کا چکھنا یا چبانا

بلا عذر کسی چیز کے چکھنے اور چبانے سے روزہ میں کراہت آجاتی ہے۔

نـــوٹ: یہ کراہت عدم عذر پر موقوف ہے لہذا اگر کوئی عذر ہو مثلاً کسی عورت کا شوہر بدمزاج ہے اور کھانا خراب ہونے پر اس کے غصہ ہونے کا اندیشہ ہے تو اسے کھانے کا نمک زبان پر رکھ کر چکھنے کی اجازت ہوگی اور ایسی صورت میں روزہ مکروہ نہ ہوگا، اسی طرح اگر چھوٹے بچہ کو روٹی چبا کر کھلانے کی ضرورت ہو اور روزہ دار عورت کے علاوہ وہاں کوئی اس ضرورت کو پورا کرنے والا نہ ہو تو وہ اسے چبا کر دے سکتی ہے، لیکن یہ خیال رہے کہ چکھنے یا چبانے میں کوئی حصہ حلق کے نیچے نہ اترے ورنہ روزہ جاتا رہے گا۔(۲)

ٹوتھ پیسٹ یا منجن استعمال کرنا

روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا کوئلہ یا کوئی منجن دانتوں میں ملنا یا عورت کا اس طرح ہونٹ پر سرخی لگانا کہ اس کے پیٹ میں چلے جانے کا اندیشہ ہو مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) کتاب المسائل ج۲ ص ۱۷۳

(۲) کتاب المسائل ج۲ ص ۱۷۳

(۳) کتاب المسائل ج۲ ص ۱۷۴

بیوی سے دل لگی کرنا

روزہ میں بیوی سے دل لگی کرنا مکروہ ہے جب کہ جماع یا انزال کا خوف ہو۔[1]

روزہ کی حالت میں قصداً تھکا دینے والے اعمال انجام دینا

ہر ایسا کام جس سے اس قدر ضعف کا اندیشہ ہو کہ روزہ توڑنا پڑ جائے مکروہ ہے۔[2]

بحالت روزہ گناہ کرنا

روزہ کی حالت میں ہر گناہ کا کام خواہ قولی ہو یا فعلی روزہ کو مکروہ بنا دیتا ہے۔

ان النبی ﷺ قال: مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِأَنْ یَّدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.(ترمذی شریف ۱/۱۵۰)

کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا

ناک میں پانی چڑھانے اور کلی کرنے میں مبالغہ کرنے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔[3]

☆......☆......☆

(۱) شامی ج ۳ ص ۳۸۶

(۲) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۴۰۶

(۳) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۳۹۵

وہ اعذار جن کی وجہ سے افطار جائز ہے

جان کے خطرہ یا بیماری میں اضافہ کے اندیشہ سے روزہ توڑنا

اچانک ایسی صورت پیش آجائے کہ اگر روزہ نہ توڑے گا تو جان خطرہ میں ہوجائے گی یا بیماری بڑھ جائے گی تو روزہ توڑ دینا جائز ہے صحت یاب ہونے کے بعد قضا کرلے۔ (۱)

حاملہ عورت کے لئے گنجائش

حاملہ عورت کو کوئی ایسی بات پیش آگئی کہ جس سے اپنی جان کا یا بچہ کی جان کا خطرہ ہے تو اس کے لئے روزہ توڑ دینا جائز ہے۔ (۲)

دودھ پلانے والی عورت کے لئے سہولت

اگر دودھ پلانے والی عورت کو اندیشہ ہو کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے شیر خوار بچہ ہلاک ہوجائے گا یا عورت بوجہ ضعف کے ہلاک ہوجائے گی، تو اس صورت میں رمضان میں روزہ افطار کرے اور بعد میں قضاء کرلے۔ (۳)

بھوک پیاس سے بے تاب ہونا

کسی عمل کی وجہ سے بے حد بھوک یا پیاس لگ گئی اور اتنا بے تاب ہوگیا کہ اب جان کا خوف ہے تو روزہ توڑ دینا درست ہے، لیکن اگر خود قصداً اس نے اتنا کام کیا جس کی وجہ سے ایسی حالت ہوگئی تو گنہگار ہوگا۔ (۴)

---

(۱) ہندیہ ج ۳ ص ۱۵۳

(۲) ہندیہ ج ۳ ص ۱۵۳ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۷۵

(۳) شامی ج ۳ ص ۴۰۳

(۴) ہندیہ ج ۳ ص ۱۵۴ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۷۶

فدیہ کا بیان

روزہ کا فدیہ کن صورتوں میں ہے؟

جب آدمی بوڑھا ہو جائے، اور روزہ رکھنے کی طاقت باقی نہ رہے تو روزہ کے بدلہ فدیہ دینے کی شرعی طور پر اجازت ہے۔ (۱)

روزہ کا فدیہ ادا کرنے کا شرعی طریقہ

ہر روزہ کے عوض میں ایک صدقۂ فطر یا اسکی قیمت ادا کرے۔ (۲)

فدیۂ صوم کے مستحق کون؟

فدیہ کے مستحق وہ نادار فقیر ہیں، جو مستحق زکوۃ ہیں:

عن ابن عمرؓ عن النبی صلی االلّٰه علیه وسلم قال: من مات وعلیه صیام شهر فلیطعم عنه مکان کل یوم مسکیناً. (سنن الترمذی، الصوم، باب ماجاء فی الکفارة، النسخة الهندیة ١ / ١٥٢،)

روزہ کا فدیہ کب دیا جائے گا

اگر آئندہ صحت یابی کی کوئی امید نہیں ہے، تو فدیہ دینے کی گنجائش ہے لیکن اگر کسی زمانہ میں صحت یاب ہو جائے تو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ (۳)

---

(۱) شامی ج ۳ص ۴۱۰ فتاوی قاسمیہ ج ۱۱ص ۵۲۲

(۲) ہدایہ ج ۱ص ۲۲۲

(۳) شامی ج ۲ص ۴۲۷ فتاوی قاسمیہ ج ۱۱ص ۵۲۳

فدیہ کی مقدار

فدیہ میں روزانہ ایک صدقہ یا اسکی قیمت فقیر کو دینا ہے اور صدقہ فطر کی مقدار موجودہ اوزان کے حساب سے ڈیڑھ کلو ۴۷ رگرام ۲۴۰ رملی گرام گیہوں ہے۔[1]

شوگر کے مریض کا فدیہ ادا کرنا

اگر شوگر کا مرض ایسا ہے جس میں بار بار پیاس لگتی ہے اور مرض دائمی ہے تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے فدیہ دینا ضروری ہے۔[2]

☆......☆......☆

(۱) فتاوی قاسمیہ ج ۱۱ ص ۵۲۴

(۲) فتاوی قاسمیہ ج ۱۱ ص ۵۳۰

اعتکاف کا بیان

اعتکاف کی اہمیت وفضیلت

واقعہ یہ ہے کہ رمضان المبارک کے متبرک ومسعود اوقات کی قدر اعتکاف کے بغیر کامل طور پر نہیں ہوسکتی، آدمی کتنا ہی شوقین ہو کسی کام میں مستقل مشغول رہنے کے باعث طبیعت میں فطری اکتاہٹ پیدا ہو ہی جاتی ہے، اور عبادت کا تسلسل موقوف ہو جاتا ہے لیکن اعتکاف ایسی عبادت ہے کہ معتکف اگر مسجد میں خالی بھی بیٹھا رہے پھر بھی عبادت گزاروں میں شمار ہوتا ہے اور معتکف کا کوئی لمحہ ضائع نہیں ہوتا اور مسجد میں بیٹھے بیٹھے اسے بے شمار اعمال صالحہ کا ثواب ملتا رہتا ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: ''معتکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اسے (ان) تمام نیکیوں کا (جنہیں وہ اعتکاف کے سبب انجام نہیں دے سکتا) اتنا ہی بدلہ عطا کیا جاتا ہے جتنا نیکیاں کرنے والے کو ملتا ہے۔

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ وَيُجْزِى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا .(مشکوۃ شریف (۱/۱۸۳)

ایک دوسری روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص اللہ رب العزت کی خوشنودی کی تلاش میں ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین ایسی بڑی خندقیں حائل فرما دیتے ہیں جو دنیا جہان سے زیادہ چوڑی اور وسیع ہیں۔

وَ مَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلٰثَ خَنَادِقَ أَبْعَدَ مَابَيْنَ الْخَافِقَيْن .(الترغيب والترهيب ۲/۹۶)

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف

رمضان کے آخری عشرہ کے اعتکاف کے سلسلہ میں روایات شاہد ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ملنے کے بعد کبھی اس کا ناغہ نہیں فرمایا، اور ایک روایت میں آتا ہے کہ جس شخص نے رمضان المبارک کے دس دنوں کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرہ کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

مَنِ اعْتَكَفَ عَشْراً فِي رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَ عُمْرَتَيْنِ.

(الترغيب والترهيب (۲/۹٦)(مستفاد؛ کتاب المسائل ج۲ص ۱۸۰)

مسنون اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مردوں کے لئے مسجد جماعت میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔[۱]

ہر آبادی میں اعتکاف

ہر آبادی میں کم از کم کسی ایک شخص کا اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اگر کسی ایک شخص نے بھی یہ سنت ادا نہیں کی تو پوری آبادی والے تارک سنت ہوں گے، اور اگر آبادی کی کسی بھی مسجد میں ایک شخص بھی اعتکاف کرلے گا تو ساری بستی والوں کی طرف سے سنت کی ادائیگی ہو جائے گی، لیکن بہتر یہ ہے کہ ہر مسجد میں اعتکاف کا اہتمام کیا جائے، کیوں کہ بعض علماء نے ہر محلّہ والوں کے لئے اعتکاف کو سنت قرار دیا ہے۔[۲]

---

(۱) شامی ج ۳ص ۴۳۰

(۲) احسن الفتاوی ۴/ ۴۹۸

طبعی ضرورت کے لئے معتکف کا مسجد سے باہر نکلنا

طبعی ضرورت مثلاً پیشاب، پاخانہ ازالۂ نجاست غسل جنابت اور واجب وضو کے لئے اعتکاف کی حالت میں مسجد سے باہر جانا درست ہے۔(۱)

ضرورت کے وقت کھانا کھانے کے لئے معتکف کا گھر جانا

اگر معتکف کے گھر سے یا کسی اور جگہ سے کھانا وغیرہ آنے کا کوئی نظم نہیں ہے تو وہ حسب ضرورت غروب کے بعد کھانا کھانے کے لئے اپنے گھر جاسکتا ہے اس لئے کہ یہ بھی طبعی ضرورت میں داخل ہے۔(۲)

کیا معتکف بیڑی پینے کے لئے باہر جاسکتا ہے؟

بیڑی وغیرہ پینے کا عادی شخص استنجاء وغیرہ کے لئے مسجد سے باہر نکلتے وقت اس ضرورت کو پورا کرلے خاص اسی ضرورت سے مسجد سے باہر نہ جائے الا یہ کہ اضطراری حالت ہو۔(۳)

بحالت اعتکاف احتلام ہوجانا

اگر معتکف کو احتلام کی صورت پیش آجائے تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا؛ تاہم اسے چاہئے کہ فوراً مسجد سے باہر جا کر طہارت حاصل کرلے۔(۴)

---

(۱) کتاب المسائل ج۲ص۱۸۴

(۲) بحرالرائق ج۲ص۳۰۳

(۳) فتاوی محمودیہ ج۱۵ص۳۱۶

(۴) بدائع الصنائع ۲/۲۸۷

معتکف کا ڈاکٹر کو دکھانے کے لئے جانا

اگر معتکف شخص بیمار ہوا اور اسے مسجد سے باہر جا کر ڈاکٹر کو دکھانے کی ضرورت ہو تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس مقصد سے مسجد سے باہر جانے سے اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا، لیکن عذر کی بنا پر گناہ نہ ہوگا۔[۱]

معتکف کا مسجد میں موبائل پر بات کرنا

معتکف جس طرح آمنے سامنے کسی سے ضروری بات کر سکتا ہے، اسی طرح موبائل پر بھی ضروری بات چیت اس کے لئے مباح ہے؛ البتہ بلا وجہ اور بے ضرورت دنیوی گفتگو سے بہر حال احتیاط کرنی چاہئے۔[۲]

معتکف کا نماز جنازہ کے لئے مسجد سے باہر جانا

اگر کوئی معتکف بالقصد نماز جنازہ پڑھنے کے لئے مسجد کی حدود سے باہر نکلے گا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا، البتہ اگر طبعی یا شرعی ضرورت کی وجہ سے مسجد سے باہر نکلا تھا اور واپسی میں بلا توقف نماز جنازہ میں شریک ہوگیا تو اعتکاف برقرار رہے گا۔ (مستفاد: فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵/ص ۲۹۹)

معتکف کا ووٹ دینے کے لئے مسجد سے باہر جانا

اگر معتکف ووٹ دینے کے لئے مسجد سے باہر نکلے گا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔[۳]

---

(۱) ہندیہ ج ۳/ ۱۷۵

(۲) کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۹۵

(۳) کتاب المسائل: ج ۲/ص ۱۹۴

عورتوں کے اعتکاف کا بیان

عورت کا اعتکاف

عورت اگر اعتکاف کرنا چاہے تو وہ اپنے گھر کے کسی کمرہ کو جائے اعتکاف بنا سکتی ہے، وہ کمرہ اس کے لئے مسجد کا حکم رکھے گا، یعنی اس کمرے سے بلا ضرورت باہر نہ آئے۔ (۱)

معتکفہ عورت کا گھر کے صحن میں آنا

اعتکاف کرنے والی عورت اگر اپنے معتکف کمرے سے نکل کر بلا ضرورت معتبرہ گھر کے صحن میں آئے گی تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

عورت کا اپنے معتکف میں رہتے ہوئے گھر کے کام کرنا

عورت اگر اپنے معتکف کمرے میں بیٹھے بیٹھے گھر کا کوئی ضروری کام مثلاً سبزی وغیرہ کاٹے یا کپڑا وغیرہ سی لے یا کھانا بنالے تو اس سے اس کا اعتکاف نہیں ٹوٹے گا؛ لیکن بہتر یہی ہے کہ عورت زیادہ وقت عبادت ہی میں گزارے اور گھریلو کام میں بلا ضرورت مشغول نہ ہو۔ (۳)

معتکفہ عورت شوہر سے الگ رہے

معتکفہ عورت کو اعتکاف کی حالت میں شوہر سے الگ رہنا لازم ہے؛ کیوں کہ

(۱) ہندیہ ج ۳ ص ۱۷۰

(۲) ہندیہ ج ۳ ص ۱۸۴

(۳) کتاب المسائل ج ۲ ص ۲۰۰

بحالت اعتکاف جماع کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے، اور اعتکاف کے دوران بے حجابی کی باتیں اور بوس وکنار سب سخت مکروہ ہے، اور اعتکاف ٹوٹنے کا خطرہ ہے۔[1]

حیض ونفاس مفسد اعتکاف ہے

حائضہ عورت بحالت ناپاکی اعتکاف نہیں کرسکتی، اور اگر دورانِ اعتکاف حیض یا نفاس شروع ہوگیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔[2]

☆......☆......☆

(۱) کتاب المسائل ج۲ص۲۰۰

(۲) شامی ج۳ص۴۳۰

تراویح کا بیان

بیس رکعت تراویح کا ثبوت

تراویح کی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس رکعت پڑھنا ثابت ہے۔ مصنف ابن أبی شیبۃ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث شریف مروی ہے:

عن ابن عباس - رضی الله عنهما - أن رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعة والوتر .(مصنف ابن أبی شیبة، باب الصلاة کم یصلی فی رمضان من رکعة ٢/٣٩٤).[1]

محلّہ کی مسجد میں تراویح پڑھانے کا حقدار کون ہے امام مسجد یا اہل محلّہ؟

مستقل امام کے ہوتے ہوئے اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر دوسرے کا نماز پڑھانا ممنوع ہے؛ اس لئے جب مسجد کے مستقل امام صاحب خود تراویح سنانے کے متمنی ہیں تو وہ دیگر حفاظ کے مقابلہ میں قرآن سنانے کے زیادہ حقدار ہیں البتہ اگر امام صاحب کو کوئی عذر ہو تو امام صاحب ہی کو حق ہے کہ قرآن سنانے کے لئے کسی دوسرے حافظ کا انتخاب کریں، اس میں امام صاحب پر دباؤ ڈالنا درست نہیں ہے۔

(مستفاد: فتاوی دارالعلوم دیوبند ٤/٢٨٢،)

داڑھی کٹانے والے کا نماز تراویح پڑھانا

داڑھی منڈانا اور کتروانا حرام ہے، ایسا شخص شرعاً فاسق ہے، لہٰذا ایسے شخص کو

(١) فتاوی قاسمیہ ج٨ ص٣٢٩

تراویح کے لئے امام بنانا جائز نہیں؛ بلکہ ایسے امام کے پیچھے تراویح پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

تراویح کی صحت کے لئے سامع کا ہونا ضروری نہیں ہے

اگر حافظ صاحب کو اچھا یاد ہے، تو سامع کا ہونا ضروری اور لازم نہیں ہے، بغیر سامع کے نماز ہر حال میں صحیح اور درست ہو جاتی ہے۔(۲)

تراویح کی ہر دو رکعت کے لئے نیت کرنا

ایک ہی دفعہ بیس رکعت کے لئے نیت کر لینا کافی ہے، لیکن افضل اور احوط یہ ہے کہ ہر دو رکعت کے لئے الگ الگ نیت کرے۔(۳)

دو حافظوں کا ملکر تراویح پڑھانا

نماز تراویح میں دو حافظ دس دس رکعت کے حساب سے آدھا آدھا کر کے ایک پارہ، پون پون کر کے ڈیڑھ پارہ، ایک ایک کر کے دو پارہ جس طرح بھی مناسب ہو پڑھنا جائز اور درست ہے، جیسا کہ حرمین شریفین میں ہوتا ہے۔(۴)

تراویح کی نماز بیٹھ کر ادا کرنا

تراویح کی نماز فرض یا واجب نہیں؛ بلکہ سنت مؤکدہ ہے۔ اور سنت مؤکدہ معمولی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر ادا کرنا جائز ہے اور بغیر عذر کے بھی جائز ہے، لیکن کھڑے ہو کر

(۱) فتاوی قاسمیہ ج۸ ص ۳۱۳

(۲) احسن الفتاوی ج ۳ ص ۵۲۰

(۳) تاتارخانیہ ج ۲ ص ۳۲۳

(۴) قاسمیہ ج ۸ ص ۲۸۲

ادا کرنے کا جو ثواب ہوتا ہے اس کا آدھا ثواب ملے گا۔(۱)

دوران تراویح آیت سجدہ کا اعلان کرنا

نماز تراویح میں سجدہ کے اعلان کا ثبوت نہیں؛ اس لئے ترک ضروری ہے۔ اور پابندی غلط ہے؛ البتہ اگر مجمع کثیر ہو اور مغالطہ کا قوی احتمال ہو کہ لوگ بجائے سجدہ کے رکوع میں چلے جائیں گے، تو ایسے موقع پر بموجب "الضرورۃ تبیح المحظورات" کے اعلان کی اجازت دی جاسکتی ہے۔(۲)

سجدہ تلاوت کے بعد بغیر کچھ پڑھے رکوع میں جانا

سجدہ تلاوت سے کھڑے ہو کر کچھ پڑھے بغیر رکوع میں چلا گیا تو ایسی صورت میں نماز بلا کراہت درست ہوگئی اور سجدہ سہو لازم نہیں ہوا، لیکن بہتر یہ ہے کہ سجدہ تلاوت سے کھڑے ہو کر کچھ آیتیں پڑھ لینی چاہئیں۔(۳)

تراویح میں دو تین آیات چھوٹ جائیں تو کس طرح اعادہ کریں

تراویح میں قرائت کے دوران دو تین آیتیں چھوٹ جائیں اور بعد میں یاد آئیں تو دوسری رکعت میں ان آیتوں کے ساتھ نئی قرئت ملا کر پڑھ سکتے ہیں۔(۴)

---

(۱) فتاوی قاسمیہ ج۸ص ۳۳۵

(۲) فتاوی قاسمیہ ج۸ص ۳۳۷

(۳) فتاوی قاسمیہ ج۸ص ۳۳۷

(۴) فتاوی قاسمیہ ج۸ص ۳۵۶

ترویحہ کی مقدار

ترویحہ میں اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر چار رکعت میں گذر جائے، اور بالکل مختصر بیٹھنا خلاف مستحب ہے۔ (۱)

تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعت وتر سے قبل ادا کریں یا بعد میں

پہلے امام صاحب کے ساتھ وتر کی نماز ادا کرے اسکے بعد تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتیں ادا کرلے۔ (۲)

تراویح میں ایک رکعت پر سلام پھیرنا

صرف ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیرنے کی وجہ سے وہ رکعت کسی بھی نماز میں شامل نہیں ہوگی نہ وہ نفل ہوگی اور نہ ہی تراویح اسکا لوٹانا لازم ہوگا۔ (۳)

دو رکعت پر قعدہ کئے بغیر چار رکعت پڑھادیں تو بعد کی دو رکعت معتبر ہونگی

اگر امام صاحب نے ایک سلام سے چار رکعت پڑھادی اور قعدہ اولیٰ نہیں کیا اور اخیر میں سجدہ سہو کرلیا، تو صرف اخیر کی دو رکعتیں معتبر ہوں گی اور پہلی دو رکعتیں باطل ہیں، ان کا لوٹانا واجب ہے۔ اور جو قرآن ان دو رکعتوں میں پڑھا گیا اسے لوٹانا مستحب ہے۔ (۴)

---

(۱) فتاوی قاسمیہ ج۸ص ۳۵۷

(۲) شامی ج۲ص ۴۹۴

(۳) فتاوی قاسمیہ ج۸ص ۳۸۰

(۴) فتاوی محمودیہ ج۱۱ص ۳۶۳

تراویح میں ایک سلام سے تین رکعتوں کا حکم

اگر تین رکعتیں پڑھیں مگر دوسری رکعت پر قعدہ کرلیا تو دو صحیح ہوگئیں اور تیسری باطل ہوگئی، تیسری رکعت میں جو حصہ قرآن پڑھا ہے اسے دہرائیں، اور اگر ایک سلام سے تین رکعتیں پڑھیں اور دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو تینوں رکعتیں باطل ہوگئیں، ان میں پڑھا گیا قرآن دہرایا جائے گا۔(۱)

تراویح کی قضاء

اگر ایک دن کی تراویح فوت ہو جائے تو دوسرے دنوں میں اس کی قضاء لازم نہیں ہے۔(۲)

ختم قرآن کا بیان

ختم قرآن کا مسنون طریقہ

ختم قرآن کریم کا مسنون اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ مفلحون پر ختم کیا جائے، اس کے بعد مختلف مقامات سے دعائیہ آیتیں پڑھنے کو فقہاء ممنوع لکھتے ہیں۔(۳)

ختم کے دن مسجد اور اس کے درختوں کو لائٹوں سے سجانا

ختم کے دن رات میں ضرورت سے زیادہ روشنی کرنا فضول خرچی ہے اس لئے جائز نہیں ہے، نیز چھوٹی چھوٹی بجلیوں کی بیل لٹکانا سراسر نمائش اور فضول خرچی ہے،

---

(۱) شامی ج۲ص۴۸۳

(۲) فتاوی قاسمیہ ج۸ص۳۹۰

(۳) فتاوی قاسمیہ ج۸ص۳۸۶

اس کا عبادت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔قرآن کریم میں فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِين .(سورة بني إسرائيل، آيت: ٢٧).[١]

تراویح میں ختم قرآن کے بعد امام صاحب سے پھونک مروانا

ختم کے بعد امام صاحب سے دم کرانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے؛ البتہ اس کو رسم نہ بنایا جائے۔[٢]

تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر شیرینی تقسیم کرنا

رمضان المبارک میں تراویح میں ختم قرآن شریف کے لئے عوام سے چندہ کرکے شیرینی تقسیم کرنا بدعت ہے،اس کا صحابہ وتابعین سے کوئی ثبوت نہیں ملتا؛ البتہ اگر کوئی شخص اپنی جیب خاص سے تقسیم کرتا ہے،تو اس شرط کے ساتھ گنجائش ہے کہ مسجد اور اس کے دروازہ پر کسی قسم کا شوروشغب نہ ہو اور نہ آداب مسجد کے خلاف کوئی بات ہو۔[٣]

ایک رات یا تین رات میں قرآن ختم کرنا (شبینہ) کیسا ہے

ایک رات میں ختم قرآن کرنا اسی طرح تین دن میں ختم قرآن کرنا مختلف خرافات و مفاسد کی وجہ سے ممنوع اور ناجائز ہے اس لئے کہ لوگ قرآن سننے کے بجائے ادھر ادھر کے کام اور چائے وغیرہ میں لگ جاتے ہیں سامعین کی توجہ اور یکسوئی

(١) فتاوی قاسمیہ ج ٨ ص ٣٩١

(٢) فتاوی قاسمیہ ج ٨ ص ٣٩٢

(٣) فتاوی قاسمیہ ج ٨ ص ٣٩٤

باقی نہیں رہ سکتی ہے، جو قرآن کے ادب واحترام کے خلاف ہے، ایسی صورت میں بجائے ثواب کے سخت گناہ کا خطرہ ہے؛ اس لئے اس سے اجتناب لازم ہے۔(۱)

ختم تراویح کی آخری رکعت میں سورۂ بقرہ کس طرح پڑھیں

ختم تراویح کی آخری رکعت میں سورۂ بقرہ کا کچھ حصہ پڑھنا ثابت ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں معوذتین پڑھیں اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ بقرہ کی چند آیات پڑھیں۔(۲)

عورتوں کے لئے تراویح کی نماز

عورتوں کے لئے بھی تراویح کی بیس رکعات سنت مؤکدہ ہیں، اگر طاقت نہ ہو بیٹھ کر پڑھیں، اگر اس کی بھی قدرت نہ ہو تو جتنی پڑھ سکیں پڑھیں۔(۳)

☆......☆......☆

(۱) فتاوی قاسمیہ ج ۸ ص ۳۹۷

(۲) ہندیہ ج ۲ ص ۵۲

(۳) شامی ج ۲ ص ۴۹۳

تراویح پڑھانے پراجرت کا بیان

تراویح پر اجرت کے متعلق اکابرین کے اقوال

(۱) فقیہ النفس حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی تحریر فرماتے ہیں: قرآن شریف پڑھانے کی اجرت لینا درست ہے، مگر رمضان شریف میں جو قرآن پاک تراویح ونوافل میں سنایا جاتا ہے، اس کی اجرت دینی لینی دونوں حرام ہیں۔اور آمدنی مساجد سے یہ خرچ اور بھی زیادہ برا ہے؛ بلکہ متولی پر اس کا ضمان آوے گا۔

(فتاوی رشیدیہ ص:۱۹۶)

(۲) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض حفاظ کی عادت ہے کہ اجرت لے کر قرآن شریف سناتے ہیں، طاعت پر اجرت لینا حرام ہے، اسی طرح دینا بھی حرام ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے پہلے سے مقرر نہیں کیا اس لئے یہ معاوضہ نہیں ہوا، جواب یہ ہے کہ پہلے سے مقرر نہیں کیا، لیکن نیت دونوں کی یہی ہے اور نیت بھی مرتبہ خطر وخیال میں نہیں؛ بلکہ مرتبہ عزم میں، اگر کسی طور سے یہ معلوم ہو جاوے کہ یہاں کچھ وصول نہ ہوگا، تو ہرگز ہرگز وہاں پڑھیں نہیں۔اور فقہ کا قاعدہ ہے کہ معروف مثل مشروط کے ہے، جب اس کا رواج ہو گیا اور دونوں کی نیت یہی ہے بلاشک وہ معاوضہ ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ صاحب بلا اجرت پڑھنے والا تو ہم کو ملتا نہیں اور اجرت دے کر سننا جائز نہیں، تو پھر کیوں کر قرآن سنیں، جواب یہ ہے کہ قرآن پورا سننا فرض نہیں ایک امر مستحب کے لئے مرتکب حرام ہونا، ہرگز جائز نہیں "الم تر کیف" سے تراویح پڑھ لو ایسی حالت میں قرآن مجید ختم ہونا ضروری نہیں۔(اصلاح الرسوم، ص:۱۳۳)

(۳) عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب دیو بندی اس سوال کے جواب میں کہ آیا تراویح میں حافظ قرآن کو اجرت قرآن شریف دے کر اس سے قرآن شریف سننا جائز ہے یا نہیں؟ آیا اجرت دہندگان کو ثواب ملتا ہے اور اس سے سنت ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اور حافظ کو ایسی صورت میں اجرت لینی جائز ہے یا نہیں؟ تحریر فرماتے ہیں الجواب: اجرت دینا اور لینا قرآن شریف کے سنے اور پڑھنے کے لئے جائز نہیں ہے۔ اور اس میں کسی کو ثواب نہیں ہوتا، نہ پڑھنے والوں کو اور نہ سننے والوں کو۔ اور سنت ختم قرآن کی اس طرح ادا نہیں ہوتی۔ (عزیز الفتاوی ص: ۲۶۳)

(۴) مفتی اعظم ہند حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عبارات ملاحظہ ہوں: اجرت دے کر قرآن شریف پڑھوانا درست نہیں، اگر بے اجرت لئے ہوئے، پڑھنے والا حافظ نہ ملے تو سورت سے تراویح پڑھنا بہتر ہے۔ (کفایت المفتی ۳/۳۶۳ پڑھنے زکریا مطول ۱۱/۵۳۴، مستفاد: فتاوی قاسمیہ ج ۸ ص ۴۲۷)

(۵) حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری فرماتے ہیں: اجرت دیکر قرآن سننا شرعاً جائزہ نہیں لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہیں۔ اور اگر بغیر تعین اجرت سنایا جائے اور ختم قرآن کے بعد بطور تبرع دیا جائے تو اصح قول کی بناء پر یہ صورت بھی نا جائز ہے۔ (فتاوی مظاہر علوم المعروف بفتاوی خلیلیہ ۱/۲۸)

(۶) حضرت مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں: چھوٹی سورتوں سے نماز تراویح ادا کریں، اجرت دیکر قرآن نہ سنیں کیونکہ قرآن سنانے پر اجرت لینا اور دینا حرام ہے۔ (جواہر الفقہ ۱/۳۸۲)

اور امداد المفتین میں فرماتے ہیں: اجرت لیکر قرآن پڑھنا اور پڑھوانا گناہ ہے۔ اسلئے تراویح میں چند مختصر سورتوں سے بیس رکعات پڑھ لینا بلا شبہ اس سے بہتر ہے کہ

اجرت دیکر پورا قرآن پڑھوائیں۔(امداد المفتیین :ص ۳۶۵)

(۷) حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی فرماتے ہیں: محض تراویح میں قرآن سنانے پر اجرت لینا اور دینا جائز نہیں۔ دینے والے اور لینے والے دونوں گنہگار ہوں گے، اور ثواب سے محروم رہیں گے، اگر بلا اجرت سنانے والا نہ ملے تو الم ترکیف سے تراویح پڑھیں۔(فتاوی محمودیہ ۱۷۱/۷)

(۸) حضرت مفتی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں: خدمت کے نام سے نقد یا کپڑے وغیرہ دینا بھی معاوضہ ہی ہے، اور اجرت طے کرنے کی بہ نسبت زیادہ قبیح ہے۔اسلئے کہ اس میں دو گناہ ہیں،ایک قرآن سنانے پر اجرت کا گناہ اور دوسرا جہالتِ اجرت کا گناہ-(احسن الفتاوی: ج ۳رص ۵۱۴)

(۹) حضرت مفتی محمد یسین صاحب فرماتے ہیں: تراویح میں ختم قرآن پر اجرت مقرر کرنا خواہ صراحتاً ہو جیسا کہ بعض لوگ کرتے ہیں یا بطور عرف وعادت ہو جیسا کہ عموماً آج کل رائج ہے،دونوں صورتوں میں جائز نہیں۔(فتاوی احیاء العلوم: ۱/۱۹۸)

(۱۰) حضرت مفتی عبدالرحیم صاحب فرماتے ہیں: بیشک تراویح پر اجرت لینا دینا ناجائز ہے۔ لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہوتے ہیں۔اس سے اچھا یہ ہے کہ الم ترکیف سے تراویح پڑھی جائے۔(فتاوی رحیمیہ ۱/۳۲۹)(مستفاد: انوار رحمت ص ۴۹۳)

قرآن سنانے کی اجرت

مسئلہ: تراویح میں قرآن کریم سنانے والے حافظ کو اجرت دینا اور حافظ صاحب کا اجرت لینا دونوں ناجائز اور حرام ہیں اور قرآن کریم سننے اور سنانے کا ثواب کسی کو بھی نہ ملے گا؛ بلکہ سب گنہگار ہوں گے۔[1]

(۱) فتاوی قاسمیہ ج ۸ ص ۴۲۹

سامع کی اجرت

جس طرح تراویح میں قرآن شریف سنانے والے کو اجرت دینا اور لینا دونوں نا جائز ہیں، اسی طرح لقمہ دینے والے سامع کو اجرت دینا و لینا بھی ناجائز و حرام ہے۔ (۱)

بنام ہدیہ پیش کرنا

اگر اجرت طے نہ کرے؛ بلکہ بطور تحفہ و نذرانہ حافظ کو دیا جائے اور حافظ صاحب بطور نذرانہ کے اس کو قبول کر لیں تو جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟ تو یہ شرعی طور پر "المعروف کالمشروط کے دائرہ میں داخل ہو کر نام کا نذرانہ ہے، لیکن درحقیقت اجرت ہے؛ اس لئے کہ حافظ صاحب کو معلوم ہے کہ لوگ مجھے قرآن سنانے کی بنا پر کچھ دیں گے اور لوگوں کے دل میں بھی یہی ہوتا ہے کہ حافظ صاحب کو جاتے وقت کچھ دینا ہے اور اس طرح دینا اور لینا عادت اور معروف بھی ہے؛ لہٰذا یہ بھی جائز نہیں ہے۔ (۲)

عارضی امام بنا کر ختم کی اجرت

مسئلہ: اگر حافظ کے ذمہ ایک وقت یا ایک ماہ کی امامت کر دی جائے تو وہ اجرت لے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: یہاں مقصود امامت نہیں؛ بلکہ تراویح میں قرآن سنانا ہے؛ اس لئے یہ بھی جائز نہیں ہے۔ (۳)

ختم قرآن کے موقع پر مستقل امام کو روپیہ پارچہ دینا

جو امام پہلے سے مستقل امامت کرتا چلا آ رہا ہے، اس کو نذرانہ کے طور پر کچھ دینا اور اس کے لئے لینا جائز ہے اس لئے کہ وہ شخص اس محلّہ کا مستقل امام ہے، رمضان

(۱) فتاویٰ قاسمیہ ج۸ص۴۳۰

(۲) فتاویٰ قاسمیہ ج۸ص۴۳۰

(۳) فتاویٰ قاسمیہ ج۸ص۴۳۱

اور غیر رمضان ہر حال میں اس کے لئے تحفہ اور نذرانہ لینا جائز ہے اور مقتدیوں کے لئے دینا بھی جائز ہے، کبھی کم کبھی زیادہ جس طرح چاہیں، اس کو نذرانہ دے سکتے ہیں۔ اور نذرانہ دینے والے کے اختیار میں ہے، لینے والے کو مطالبہ کا کوئی حق نہیں ہوتا ہے؛ اس لئے امام صاحب کی طرف سے کوئی مطالبہ نہیں ہونا چاہئے، نیز امام صاحب تراویح پڑھاتے وقت ہرگز یہ نیت نہ کریں کہ میں اپنی امامت کی ذمہ داری سے کوئی الگ کام انجام دے رہا ہوں؛ بلکہ اسے بھی ایک ذمہ داری سمجھیں۔ (۱)

حافظ تراویح کو عطر، شہد اور مٹھائی ہدیہ میں دینا

حافظ صاحب کو ختم تراویح کے موقع پر یا رخصتی کے وقت کسی قسم کی نقدی پیسے ظاہری یا خفیہ کسی طرح دینا درست نہیں۔ اور نہ حافظ صاحب کے لئے لینا جائز ہے، ہاں البتہ اگر خوشبو، عطر وغیرہ پیش کیا جائے تو اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ یہ اجرت میں داخل نہیں ہے؛ البتہ شہد اور مٹھائیاں لینے میں حافظ صاحب خود ہی اس سلسلہ میں تجربہ کر کے دیکھیں کہ یہ کیوں دیا جارہا ہے، اگر اس کے دینے میں یہ محسوس ہو جائے کہ قرآن سنانے کی وجہ سے ہے، تو لینا درست نہیں اور اس کے بغیر بھی لینے کی بات سمجھ میں آتی ہے، تو لے سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (۲)

حافظ وسامع کو روپیہ یا جوڑا دینے کے لئے چندہ کرنا

تراویح سنا کر اجرت لینا اور دینا قطعاً ناجائز اور حرام ہے لہذا حافظ صاحب اور سامع کو روپیہ یا جوڑا وغیرہ دینے کے لئے چندہ کرنا بھی جائز نہیں، اس طرح لینے اور دینے والے دونوں گنہگار ہوں گے اور قرآن سنانے کا ثواب بھی کسی کو نہیں ملے گا۔ (۳)

(۱) فتاوی قاسمیہ ج ۸ ص ۴۶۲

(۲) فتاوی قاسمیہ ج ۸ ص ۵۱۲

(۳) احسن الفتاوی ج ۳ ص ۵۱۴

خلاصہ

کتب فقہ کے مطالعہ سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ تراویح پر اجرت دینا لینا کسی بھی صورت میں جائز نہیں بعض لوگ جو کہتے ہیں اگر پہلے سے ارادہ نہ ہو پھر بعد میں بطور ہدیہ کے دے دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہونا چاہئے اس میں پہلی بات تو یہی ہے کہ **المعروف کاالمشروط** کے تحت وہ ہدیہ دراصل قرآن کریم سنانے کی وجہ سے ہی ہوتا ہے اسلئے یہ صورت بھی جائز نہ ہوگی اور اگر مان لیا جائے کہ حافظ صاحب کے ذہن میں کوئی خیال نہیں ہے کہ انکو تراویح سنانے پر ہدیہ دیا جارہا ہے تو پھر بھی مسجد والوں کو کمیٹی کی رقم سے ہدیہ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور اگر کمیٹی کی رقم سے نہ دیں تو پھر حافظ صاحب کے لئے چندہ کرنا جائز نہیں ہے اسلئے بہتر تو یہی ہے کے کسی بھی حیلہ کے ساتھ تراویح کی اجرت نہ لی جائے۔

البتہ مفتی محمود گنگوہی مفتی کفایت اللہ صاحب اور مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوری رحمہم اللہ نے بدرجہ مجبوری یہ حیلہ بتایا ہے کے رمضان المبارک میں اگر امامِ مسجد کے علاوہ کوئی دوسرا شخص تراویح پڑھائے تو اسکو رمضان المبارک کے شروع میں نائب امام کے طور پر مقرر کرلیا جائے اور اسکے ذمہ دو یا تین وقت کی نمازیں کردی جائیں اور اسکی اجرت متعین کرلی جائے اسلئے کہ فقہاء نے نائب امام کی اجرت کی اجازت دی ہے لیکن واضح رہے کہ یہ اجرت صرف اسکی فرائض کی امامت کی ہوگی تراویح کی امامت کی نہیں ہوگی کیونکہ تراویح کی امامت پر اجرت جائز نہیں۔ (مستفاد: معاوضہ علی التراویح کی شرعی حیثیت ص۲۲ تا۲۴)

صدقۃ الفطر کا بیان

صدقۂ فطر کس پر واجب ہے

جو شخص زندگی کی لازمی ضروریات کے علاوہ اتنی قیمت کے مال کا مالک ہو جس پر زکوۃ واجب ہو سکے اس شخص پر عید الفطر کے دن صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ (صدقہ فطر اور زکوۃ کے وجوب میں قدرے فرق ہے، زکوۃ میں مال نامی ہونا لازمی ہے، صدقہ فطر میں یہ ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح زکوۃ کی ادائیگی کا وجوب سال گذرنے کے بعد ہوتا ہے، صدقۂ فطر فوراً واجب ہو جاتا ہے۔ البتہ اس معاملہ میں زکوۃ اور صدقۃ الفطر متحد ہیں کہ یہ مال قرض اور ضرورت اصلی سے زائد ہونا چاہئے، ورنہ زکوۃ اور صدقۂ فطر واجب نہ ہوگا)[۱]

مسافر پر صدقۂ فطر

جس طرح صاحب نصاب مقیم پر صدقۂ فطر واجب ہے اسی طرح مسافر مستطیع پر بھی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے، اور عید کے دن وہ مسافر جہاں موجود ہو وہیں کی قیمت لگائی جائے گی۔[۲]

جو مریض رمضان کے روزے نہ رکھ سکا ہو اس پر صدقۂ فطر

جو شخص بیماری کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھ سکا ہو، لیکن وہ عید الفطر کی صبح صادق کے وقت صاحب نصاب ہو تو اس پر صدقۂ فطر لازم ہوگا۔[۳]

(۱) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۴۵۳ ؍ کتاب المسائل ج ۲ ص ۲۷۸

(۲) کتاب المسائل ج ۲ ص ۲۷۸

(۳) کتاب المسائل ج ۲ ص ۲۷۹

صدقۃ الفطر کے وجوب کا وقت

صدقۃ الفطر کے واجب ہونے کا وقت عید الفطر کی صبح صادق ہے؛ لہذا جو شخص اس وقت کو نصاب کے مالک ہونے کی حالت میں پائے اس پر صدقۂ فطر واجب ہوگا۔ (۱)

نابالغ بچوں کی طرف سے صدقۂ فطر

جو نابالغ بچے خود کسی نصاب کے مالک نہ ہوں ان کی طرف سے ان کے باپ پر صدقۂ فطر نکالنا واجب ہے، اور اگر وہ بچے خود صاحب نصاب ہوں تو ان کے مال میں سے صدقۂ فطر نکالا جائے گا۔ (۲)

کم فہم یا پاگل اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر

اگر کوئی آدمی عقل کے اعتبار سے کمزور یا پاگل ہو تو اس کی طرف سے بھی صدقۂ فطر نکالا جائے گا اگر چہ وہ بڑی عمر کا ہو، یعنی اگر وہ فقیر ہو تو باپ اپنے مال سے اس کا صدقۂ فطر نکالے گا اور اگر وہ مجنون خود مال دار ہو تو اس کے مال سے صدقۂ فطر نکالا جائے گا۔ (۳)

بڑی اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر

عاقل بالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا باپ پر ضروری نہیں ہے، لیکن اگر وہ بچے باپ کی پرورش میں رہتے ہوں اور باپ ان کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کر دے تو درست ہو جائے گا۔ (۴)

---

(۱) تاتارخانیہ ۳ص ۴۵۱

(۲) تاتارخانیہ ج ۳ص ۴۶۰

(۳) کتاب المسائل ج ۲ص ۲۸۰

(۴) کتاب المسائل ج ۲ص ۲۸۱

کیا بیوی کا صدقۂ فطر شوہر پر ہے

بیوی کا صدقۂ فطر شوہر پر واجب نہیں ہے؛ لیکن اگر اس کی طرف سے ادا کر دے تو ادا ہو جائے گا، خواہ بیوی سے اجازت لی ہو یا نہ لی ہو۔ (۱)

صدقۃ الفطر کی ادائیگی کا مستحب وقت

مستحب یہ ہے کہ عید الفطر کے دن نماز عید کے لئے جانے سے پہلے پہلے صدقۃ الفطر ادا کر دیا جائے۔

عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمر باخراج الزکوۃ قبل الغدو للصلاۃ یوم الفطر. (ترمذی شریف: ۱/۱۴۶)

صدقۂ فطر رمضان میں ادا کرنا

صدقۂ فطر رمضان المبارک میں بھی دینا درست ہے؛ البتہ رمضان المبارک سے قبل ادا کرنا مفتی بہ قول کے مطابق درست نہ ہوگا۔ (۲)

عید کی نماز کے بعد صدقۂ فطر ادا کرنا

افضل یہ ہے کہ عید الفطر کی نماز سے قبل فطرہ ادا کر دیا جائے، لیکن اگر اس وقت ادا نہ کیا تو بعد میں جب چاہے ادا کر سکتا ہے، اور جب بھی ادا کرے گا وہ ادا ہی کہلائے گا، اس کو قضا نہیں کہا جائے گا۔ (۳)

چاول وغیرہ سے صدقۂ فطر ادا کرنا

اگر منصوص اشیاء (گیہوں، جو، کھجور، کشمش) کے علاوہ غلہ جات مثلاً چاول کے

(۱) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۴۶۰

(۲) کتاب المسائل ج ۲ ص ۲۸۲

(۳) کتاب المسائل ج ۲ ص ۲۸۲

ذریعہ صدقۂ فطر ادا کیا جائے تو اس میں وزن کا نہیں؛ بلکہ قیمت کا اعتبار ہوتا ہے، یعنی نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو وغیرہ کی جو قیمت بازار میں ہو اس کے بقدر چاول لے کر اسے صدقہ کر دیا جائے۔(۱)

ایک فقیر کو پورا صدقۂ فطر دیں

بہتر یہ ہے کہ ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک ہی مستحق فقیر کو دیا جائے اور ایک صدقہ فطر متعدد فقراء کو تقسیم کر کے دینا کم از کم مکروہ تنزیہی ہے؛ البتہ کئی لوگوں پر واجب ہونے والا صدقہ فطر ایک فقیر کو دینے میں حرج نہیں۔(۲)

مسافر شخص صدقۃ الفطر میں کہاں کا حساب لگائے؟

مسافر صاحب نصاب شخص عید کے دن خود جہاں موجود ہو اسی جگہ کے اعتبار سے صدقۂ فطر کی قیمت لگائے گا (مثلاً ہندوستان کا رہنے والا شخص اگر عید کے دن سعودی عرب میں موجود ہو تو وہ سعودی عرب میں نصف صاع گیہوں کی قیمت سے صدقۂ فطر ادا کرے گا)۔(۳)

صدقۂ فطر کی شرعی مقدار

صدقۂ فطر کی مقدار ایک صاع کھجور، کشمش یا جو یا نصف صاع گیہوں (یا اس کا آٹا) ہے نصف صاع کی مقدار موجودہ اوزان کے اعتبار سے ایک کلو ۵۷۴ گرام ۲۴۰ ملی گرام ہوتی ہے، اس کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے۔(۴)

(۱) کتاب المسائل ج ۲ ص ۲۸۴

(۲) کتاب المسائل ج ۲ ص ۲۸۴

(۳) کتاب المسائل ج ۲ ص ۲۸۵

(۴) کتاب المسائل ج ۲ ص ۲۸۲

صاحب حیثیت لوگوں کے لئے مشورہ

آج کل نصف صاع کے اعتبار سے ایک صدقۂ فطر کی مقدار (بہت کم بیٹھتی ہے، جو بڑے مال داروں کے لئے کوئی حیثیت اور وقعت نہیں رکھتی، اس لئے ایسے لکھ پتی اور کروڑ پتی سرمایہ دار حضرات کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لئے نصف صاع گیہوں کی قیمت لگانے کے بجائے ایک صاع (تین کلو ڈیڑھ سو گرام) کھجور یا کشمش کا حساب لگایا کریں، اس میں ان کو ثواب زیادہ ملے گا اور فقراء کا نفع زیادہ ہوگا۔ روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے بصرہ میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: پیغمبر علیہ السلام نے ایک صاع کھجور یا جو یا آدھا صاع گیہوں کا صدقہ ضروری قرار دیا ہے، جو ہر آزاد، غلام، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے پر لازم ہے، لیکن جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ وہاں تشریف لائے اور یہ دیکھا کہ گیہوں کا بازاری بھاؤ سستا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمہارے اوپر وسعت فرمائی ہے، اس لئے اگر تم صدقہ فطر ہر چیز کا ایک صاع کے حساب سے نکالو تو زیادہ بہتر ہے۔ (ابوداؤد شریف ۱/ ۲۲۹) اس سے معلوم ہوا کہ وسعت رکھنے والے صاحب حیثیت لوگوں کو اضافہ کے ساتھ صدقۂ فطر نکالنا چاہئے۔ (مستفاد: کتاب المسائل ج۲ ص ۲۸۳)

نوٹ: اسی سے متعلق استاذ محترم حضرت مولانا مفتی محمد فرقان صاحب قاسمی نے فرمایا کہ گیہوں کے اعتبار سے صدقۃ الفطر کی جو مقدار ہے آج کے زمانے میں اسکی قیمت بہت کم ہے اور صدقۃ الفطر کا ایک مقصد فقراء کو نفع پہنچانا ہے اس لیے صاحب وسعت لوگوں کو کھجور یا کشمش کے اعتبار سے صدقۃ الفطر نکالنا چاہیے تاکہ فقراء کو بھی نفع پہنچے۔ (مرتب)

نفلی روزوں کا بیان

عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا

بیوی کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے؛ البتہ اگر شوہر بیمار ہے یا وہ بھی روزہ سے ہے یا حالت احرام میں ہے تو مکروہ نہیں۔ (۱)

شوال کے چھ روزے کی فضیلت

حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے، کہ پورے رمضان کے روزے کا ثواب دس مہینوں کے روزوں کے ثواب کے برابر ہے، اور شوال کے چھ روزوں کا ثواب دو مہینوں کے روزوں کے برابر ہوگا، گویا یہ ۳۶ روزوں کا ثواب پورے سال روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

عن ابی أیوب الانصاریؓ أنه حدثه أن رسول اللّٰه ﷺ قال: من صام رمضان ثم أتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر، الحديث: (مسلم شریف کتاب الصوم، ج ۱/ص ۳۶۹)

شوال کے چھے روزے پے در پے رکھنا افضل ہے یا الگ الگ

شوال کے روزے عید کے بعد سے متفرق رکھنا زیادہ افضل ہے اور اگر پے در پے رکھے جائیں تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ (۲)

پندرہ شعبان کے روزے کا حکم

شعبان کی پندرہویں تاریخ کو روزہ رکھنے کی الگ سے فضیلت کسی صحیح حدیث

(۱) تاتارخانیہ ج ۳ ص ۳۶۵ کتاب المسائل ج ۲ ص ۱۷۵

(۲) شامی: ج ۳/ص ۴۲۱

شریف سے ثابت نہیں، ہاں البتہ صحیح حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہے کہ ہر مہینے کے ایام بیض کے اعتبار سے شعبان میں بھی ان ایام کا روزہ رکھنا مسنون اور مستحب ہے، لہٰذا پندرھویں شعبان کے روزے کی فضیلت اس درجہ کی ہے جس درجہ کی فضیلت ہر مہینہ کی پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنے کی ہے۔(۱)

کیا صوم عاشورہ منفرداً مکروہ ہے؟

یوم عاشوراء سے پہلے یا بعد میں ایک روزہ کا ملانا لازم اور ضروری نہیں بلکہ صرف اولی اور افضل ہے، اسلئے کہ مسلمانوں کے ذہن میں تنہا عاشوراء کے دن روزہ رکھنے میں یہودیت کی مشابہت کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا، لہذا جو شخص عاشوراء سے پہلے یا بعد میں ایک روزہ رکھنے کی ہمت رکھتا ہو تو وہ پہلے یا بعد میں ایک ایک روزہ ملا کر رکھے اور اولیت وافضلیت حاصل کرے اور جو ہمت نہیں رکھتا ہے وہ تنہا عاشوراء کا روزہ رکھے اس کو بھی عاشوراء کے روزے کا ثواب مل جائیگا، اور اس کا روزہ مکروہ بھی نہیں ہوگا۔(۲)

نفلی روزوں میں رمضان کے قضا روزوں کی نیت

عشرہ ذالحجہ یا عاشوراء کے ایام میں رمضان کے قضا روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ان دنوں میں جو روزے رمضان کے قضا کے رکھے جائیں گے ان کے بارے میں فتاوی دارالعلوم میں لکھا ہے، کہ وہ رمضان کے روزے ہی شمار ہوں گے، اوران روزوں پر نفل روزوں کا ثواب نہیں ملے گا۔(۳)

(۱) فتاویٰ قاسمیہ: ج۱۱ر ص۵۹۵

(۲) فتاویٰ قاسمیہ: ج۱۱ر ص۵۹۶

(۳) فتاویٰ قاسمیہ: ج۱۱ر ص۵۹۹

ماہ محرم میں روزہ کی فضیلت

ماہ محرم میں عاشوراء کا روزہ رکھنا بہت فضیلت رکھتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عاشوراء کے روزے سے ایک سال (گذشتہ یا آئندہ) کے گناہ معاف ہوتے ہیں، نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جو آدمی محرم کے مہینہ میں ایک روزہ رکھے گا، اس کو ہر روزہ کے بدلہ میں تیس روزوں کا ثواب ملے گا۔ نیز بعض روایات میں رمضان کے بعد محرم کے مہینہ کو سب سے افضل مہینہ قرار دیا گیا ہے، اور اس میں مطلقاً روزہ رکھنے کی ترغیب وارد ہوئی ہے۔(۱)

یوم عرفہ کے روزہ کی فضیلت

احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالحجہ کے ابتدائی ایام میں ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اجر رکھتا ہے، اور بطورِ خاص یوم عرفہ (۹) ذوالحجہ) کے روزے کی یہ فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اس دن کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

"عَنْ أَبِی قَتَادَةَؓ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّی أَحْتَسِبُ عَلَی اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِی قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِی بَعْدَهُ". (ترمذی ج ۱ ص ۱۵۷)

"عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَی اللّٰهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ." (ترمذی شریف ج ۱ ص ۱۵۸)

---

(۱) کتاب النوازل: ج ۶ ص ۳۲۴

مقدمہ شیخ عبدالحق میں مذکور اصول حدیث کی
آسان اصطلاحات وائمہ صحاح ستہ کے احوال پر مشتمل

تنویر المصابیح
فی
مصطلحات الاحادیث

نظر ثانی و دعائیہ کلمات

حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب اعظمی دامت برکاتہم

استاذ حدیث و نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتب

عبید الرحمن موانوی

شریک دورۂ حدیث دارالعلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ سعیدیہ

نزد مدرسہ الیاسیہ دعوۃ الایمان، موانہ، میرٹھ